جلد ۲۷ | مورخہ ۲۴ صفر ۱۳۵۸ھ | یوم شنبہ | مطابق ۱۵ اپریل ۱۹۳۹ء | نمبر ۸۶

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۴-۱۳ اپریل۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت کے متعلق آج ساڑھے آٹھ بجے شب کی رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کو آج بھی پیچش کی شکایت رہی۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بوجہ سردرد آج زیادہ ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

سیدہ ام طاہر احمد حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

آج ساڑھے چار بجے جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ نے غیر ملکی معزز مہمانوں جناب مولوی جار اللہ صاحب اور الاستاذ عبدالعزیز صاحب دمشقی کے اعزاز میں چائے کی دعوت دی۔ اس موقعہ پر یورپ و امریکہ اور بلاد عربیہ کے بعض مبلغین بھی موجود تھے۔ جناب موسےٰ جار اللہ صاحب سے قریباً ایک گھنٹہ تک عربی زبان میں گفتگو ہوئی۔ مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری نے احمدیت کے عقائد اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقاصد عالیہ کا مختصر تذکرہ کیا۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب اور مولوی محمد سلیم صاحب نے بھی عربی میں گفتگو کی۔

آج شام کو محلہ دار الفضل میں مولوی غلام اللہ صاحب کی دعوت ولیمہ کی تقریب عمل میں آئی۔ جس میں بہت سے اصحاب کو مدعو کیا گیا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قول اور فعل میں مطابقت ضروری ہے

"اللہ کا خوف اسی میں ہے۔ کہ انسان دیکھے۔ کہ اس کا قول و فعل کہاں تک ایک دوسرے سے مطابقت رکھتا ہے۔ پھر جب دیکھے۔ کہ اس کا قول و فعل برابر نہیں۔ تو سمجھ لے۔ کہ وہ مورد غضب الٰہی ہوگا۔ جو دل ناپاک ہے خواہ اس کا قول کتنا ہی پاک ہو۔ وہ دل خدا کی نگاہ میں قیمت نہیں پاتا۔ بلکہ خدا کا غضب مشتعل ہوگا۔ پس میری جماعت سمجھ لے۔ کہ وہ میرے پاس آئے ہیں۔ اسی لئے کہ تخم ریزی کی جائے۔ جس سے وہ پھلدار درخت ہو جائے۔ پس ہر ایک اپنے اندر غور کرے۔ کہ اس کا اندرونہ کیسا ہے۔ اور اس کی باطنی حالت کیسی ہے۔ اگر ہماری جماعت بھی خدانخواستہ ایسی ہے کہ اس کی زبان پر کچھ ہے۔ اور دل میں کچھ ہے۔ تو پھر خاتمہ بالخیر نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ جب دیکھتا ہے۔ کہ ایک جماعت جو دل سے خالی ہے۔ محض زبانی دعوے کرتی ہے۔ وہ غنی ہے۔ وہ پروا نہیں کرتا۔" (ملفوظات حضرت مسیح موعود جلد اول ص۱)

دعوے کا عملی حالت کے مطابق نہ ہونا خدا کے غضب کو بھڑکاتا ہے

"معصیت کا بھی ایک سیاہ داغ دل پر ہوتا ہے۔ صغائر سہل انگاری سے کبائر ہو جاتے ہیں۔ صغائر وہی داغ چھوٹا ہوتا ہے۔ جو بڑھ کر آخر کار کل مونہہ کو سیاہ کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جیسے رحیم و کریم ہے۔ ویسا ہی قہار اور منتقم بھی ہے۔ ایک جماعت کو جب دیکھتا ہے۔ کہ ان کا دعوےٰ اور لاف و گزاف تو کچھ ہے۔ اور ان کی عملی حالت ایسی نہیں۔ تو اس کا غیظ و غضب بڑھ جاتا ہے۔ پھر ایسی جماعت کی سزا دہی کے لئے وہ کفار کو تجویز کرتا ہے۔ . . . . اس کا باعث یہی ہے۔ کہ جب اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے۔ کہ قوم لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ تو پکارتی ہے۔ لیکن اس کا دل اور کسی طرف ہے اور اپنے افعال سے وہ بالکل رو بدنیا ہے۔ تو پھر اس کا قہر اپنا رنگ دکھاتا ہے۔" (ملفوظات جلد اول ص۸)

اگر عملی حالت درست نہیں تو محض قول سے کچھ نہیں بنتا

"درست کلامات ہی کے وقت ساتھ دینا ہمیشہ کامل الایمان لوگوں کا کام ہوتا ہے۔ اس لئے جب تک انسان عملی طور پر ایمان کو اپنے اندر داخل نہ کر لے محض قول سے کچھ نہیں بنتا۔ اور بہانہ سازی اس وقت دو دن کی نہیں ہوتی۔ عملی طور پر جب مصیبت کا وقت ہو۔ تو اس وقت ثابت قدم نکلنے والے تھوڑے ہی ہوتے ہیں۔"

"اپنے ایمانوں کو وزن کرو۔ عمل ایمان کا زیور ہے۔ اگر انسان کی عملی حالت درست نہیں ہے۔ تو ایمان بھی نہیں ہے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد اول ص۲۵۹)

سر رضا علی کا بیان

سر رضا علی نے ایک بیان اخبارات میں اشاعت کے لئے جاری کیا ہے۔ جس میں لکھتے ہیں۔ ۹- اپریل کو دہلی کے ایک جلسہ میں میرے ساتھ جو سلوک کیا گیا اس پر ذاتی طور پر مجھے کوئی رنج نہیں تیس سال خدمت خلق میں گزار کر میرا یہ پہلا تجربہ ہے کہ مجھے تقریر کرنے سے روک دیا گیا۔ جلسہ کے انعقاد کا مقصد جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں کے لئے ہمدردی کی فضا پیدا کرنا تھا۔ جنہیں تجارتی اور سکونتی اعتبار سے اچھوت بنایا جا رہا ہے۔ میں اس جلسہ میں ایک عامی کی حیثیت سے شامل نہیں ہوا تھا۔ بلکہ ناظمین جلسہ کی دعوت اور مسز سروجنی نائیڈو صدر جلسہ کی درخواست پر گیا تھا۔ میں دیگر خادمانِ خلق کی نسبت زیادہ مدت جنوبی افریقہ میں بسر کر چکا ہوں اور میں جلسہ میں اس نیت سے تقریر کرنے کے لئے کھڑا ہوا تھا۔ کہ اپنے مصیبت زدہ بھائیوں کی امداد کروں۔ جتنا عرصہ میں ایجنٹ رہا ہندوستانیوں کے خلاف کوئی قانون نہیں بنایا گیا اگر میرے زمانہ میں کوئی ایسا قانون بنتا تو میں فی الفور مستعفی ہو جاتا ظاہر ہے کہ میری تقریر اس لئے نہیں سنی گئی۔ کہ نہ میں کانگرسی ہوں نہ آریہ سماجی۔ اس جلسہ کی روش نے ظاہر کر دیا کہ کانگرس اور مسلم لیگ کے نمائندے ملک کے کسی اہم سے اہم مسئلہ پر بھی ایک پلیٹ فارم پر بول نہیں سکتے۔ جمہوریت کا دیوانگی کی حالت تک پہنچ جانا اسی کا نام ہے۔ دہلی میں جو کچھ ہوا۔ اگر وہ اس حالت کی بانگی ہے جو مسلمانوں کو اس ملک میں جمہوری طرز حکومت کے نفاذ کے بعد پیش آئے گی تو ہم مسلمانوں کو آج ہی سوچ لینا چاہیئے کہ آیا انہیں ایسی جمہوریت کا مقابلہ کرنا ہے یا نہیں۔ جس کی اساس محض تعداد پر رکھی گئی ہو۔ اس قسم کی جمہوریت کی واحد خوبی یہ بیان کی جاتی ہے۔ کہ یہ مختلف مذاہب کے پیروؤں کے درمیان کسی قسم کا امتیاز روا نہیں رکھتی۔ لیکن انگریزی طرز کی جمہوریت کا نفاذ مسلمانوں کے لئے خطرناک نتائج کا حامل ہے۔ کیونکہ تمام صوبوں میں بنگال اور پنجاب کی امکانی استثنا کے ساتھ حکومت کی باگ ڈور ہندو اکثریت کے ہاتھ میں ہوگی۔

مغربی سیاسیات میں اتار چڑھاؤ

وزیر اعظم ترکی کا چیلنج

۱۱- اپریل کو انقرہ میں ترکی نیشنل اسمبلی کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں ترکی کی غیر ملکی پالیسی کی وضاحت کرتے ہوئے وزیر اعظم عصمت انونو نے اپنی تقریر میں کہا۔ کہ اس وقت تک ہماری غیر ملکی پالیسی یہ رہی ہے کہ اپنے ہمسایہ ممالک سے دوستانہ تعلقات رکھے جائیں اور معاہدات کا احترام کیا جائے۔ اور ہم آئندہ بھی اس وقت تک غیر جانبدارانہ پالیسی پر عمل کریں گے۔ جب تک کہ بالواسطہ یا بلاواسطہ ہمیں کوئی اور کارروائی کرنے پر مجبور نہ کر دے۔ اگر ہم پر کسی نے حملہ کیا تو ہم پوری طرح اس کا مقابلہ کریں گے۔ اور ہمارے پاس دشمنوں کے دانت کھٹے کر دینے والی افواج موجود ہیں۔ آخر میں وزیر اعظم کی پالیسی پر نیشنل اسمبلی نے اتفاق رائے سے اعتماد کا اظہار کیا۔

مختلف یوروپین ممالک میں ہلچل

بیان کیا جاتا ہے کہ برطانیہ اور فرانس نے بحیرہ روم میں اپنے تحفظ کے لئے احتیاطی تدابیر اختیار کر لی ہیں۔ اسی سلسلہ میں مالٹا میں ساحلی توپیں اور طیارہ شکن توپیں فوجوں نے سنبھال لی ہیں۔ اور چند برطانوی جنگی جہاز پُراسرار طریق پر کسی جگہ روانہ ہو گئے ہیں۔

فرانسیسی کابینہ کے اجلاسوں میں بڑے زور شور سے موجودہ حالات پر غور کیا جا رہا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ جب تک جنرل فرانکو شاہانہ طور پر میڈرڈ میں داخل نہیں ہوگا اطالوی افواج ہسپانیہ سے واپس نہ آئیں گی۔ فرانکو کی ہیڈ کوارٹرز میں قلعہ بندیاں اور ہسپانیہ

میں مزید اطالوی فوجوں کے پہنچنے اور فرانکو کے جرمنی و اطالیہ سے جنگی معاہدوں کی خبروں سے فرانس میں سخت تشویش پیدا ہو رہی ہے۔ فرانسیسی اخبارات لکھتے ہیں۔ کہ ان حالات کے پیش نظر اب وقت آ گیا ہے کہ فرانس کے تمام باشندے مسلح ہو جائیں۔

روما کی ایک خبر مظہر ہے۔ کہ البانیہ میں اطالوی فوجوں کی کمی کو پورا کرنے کے لئے حکومت اطالیہ نے مزید رضاکار افواج طلب کی ہیں۔ سینور گیڈا نے اپنے اخبار میں برطانیہ کو یہ یقین دلانے کی کوشش کی ہے۔ کہ اطالیہ کے اس اقدام سے برطانوی اہم مفاد کو کسی قسم کا خطرہ نہیں پہنچا۔

بوڈاپسٹ کی اطلاع ہے۔ کہ وزیر اعظم ہنگری چند افسروں کے ساتھ عنقریب اطالیہ جائیں گے۔ تاکہ سینور مسولینی اور کاؤنٹ سیانو سے ملاقات کر کے اس امر پر بحث کریں کہ برطانیہ اور پولینڈ کے نئے معاہدہ سے ہنگری و پولینڈ کے تعلقات پر کیا اثر پڑتا ہے؟ اس کے بعد یہ وفد جرمنی جائے گا۔ اور دونوں ملکوں کے تعلقات کو مضبوط کرنے کی کوشش کرے گا۔

معلوم ہوا ہے کہ البانیہ پر اطالوی قبضہ کے خلاف الجزائر اور یوگوسلاویہ کے بعض شہروں میں شدید احتجاجی جلسے کر کے ناراضگی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔

۱۱- اپریل کو وزیر اعظم ہالینڈ نے اپنی ایک براڈکاسٹ تقریر میں اعلان کیا ہے کہ آئندہ جنگ میں ہالینڈ غیر جانبدار رہے گا۔ اور اپنی سرحدوں پر فوجی اقدامات کے متعلق بتایا کہ وہ صرف احتیاطی نوعیت کی ہیں کسی کے خلاف دھمکی کے لئے اختیار نہیں کئے گئے۔

وارسا کی اطلاع ہے کہ تا وقتیکہ جنگ کا خطرہ ٹل نہیں جاتا۔ پولینڈ کی افواج منتشر نہیں کی جائیں گی۔

حکومت برطانیہ کے متعلق اخبارات کی نکتہ چینیاں

لنڈن کی ۱۲- اپریل کی اطلاع ہے۔ کہ حکومت جس رفتار سے صورت حالات پر قابو پانے کی کوشش کر رہی ہے اس کے متعلق مقامی اخبار حد درجہ کی تشویش کا اظہار کر رہے ہیں چنانچہ "مانچسٹر گارڈین" لکھتا ہے باخبر حلقوں میں بہت اضطراب اور بے چینی کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ پولینڈ کے ساتھ معاہدہ کرتے وقت وزارت کے امن پسند ممبروں کو زبردست شکست ہوئی تھی۔ لیکن اب یہ لوگ پھر طاقت پکڑ رہے ہیں۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ اٹلی کو اب بھی جیتا جا سکتا ہے۔ لیکن در اصل یہ لوگ اٹلی اور جرمنی کو اس بات کا موقعہ دے رہے ہیں کہ وہ اپنے مفتوحہ علاقوں پر اچھی طرح قابض ہو جائیں۔ اخبار مذکور نے اپنے آرٹیکل میں اس امر پر زور دیا ہے کہ پارلیمنٹ کو اس امر کی تحقیقات کرنی چاہیئے کیبنٹ کا ایک بارسوخ حلقہ ابھی تک ڈکٹیٹروں کے اثر و رسوخ میں ہے۔ وہ برطانیہ کی نئی پالیسی کو مشتبہ نگاہوں سے دیکھتا ہے اور کچھ مزید عرصہ کے لئے مسولینی پر یقین کرنے کا خواہشمند ہے۔ وزارتی حلقوں میں یہ احساس پایا جاتا ہے۔ کہ اٹلی اپنی پوزیشن میں اصلاح کر رہا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اسی بنا پر کیبنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ ابھی ترکی اور یونان کے ساتھ معاہدوں کے اعلان کو روک دیا جائے۔ تاکہ اس عرصہ میں اٹلی سے اس امر کا وعدہ لے لیا جائے کہ وہ بحیرہ روم کے موجودہ نقشے کو تبدیل کرنے کا خواہشمند نہیں۔ اخبار ٹیلیگراف کا سیاسی نامہ نگار رقمطراز ہے کہ گذشتہ ۴۸ گھنٹوں میں حکومت اٹلی کی طرف سے حکومت برطانیہ کو بہت سے پیغامات بھیجے گئے ہیں۔ ان میں سے ایک تو یقیناً وزیر اعظم کے نام مسولینی کا ذاتی پیغام تھا۔ ایک اور اخبار لکھتا ہے۔ کہ ڈکٹیٹروں کو کامل یقین ہو چکا ہے۔ کہ وہ معمولی سا بہانہ یا وعدہ کر کے حکومت برطانیہ پر مزید عرصہ کے لئے جادو کر سکتے ہیں۔ چنانچہ روم کی طرف سے ایسی صورت حالات پیدا کرنے کی کوششیں ہو رہی ہیں۔ مسولینی کو یقین ہے کہ وہ البانیہ جیسے اہم مقام پر قبضہ کرنے کے بعد بھی حکومت برطانیہ کو دھوکا دے سکتا ہے روس کے سرکاری اخبار کا بیان ہے۔ کہ حکومت برطانیہ ان ممالک کے خلاف جارحانہ اقدامات کی روک تھام کے لئے تیار نہیں۔ جن پر حملے سے اس کے مفاد خطرہ میں نہ پڑتے ہوں۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

روم ۱۲ اپریل - ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ اٹلی کے ۱۰ لاکھ سے زیادہ مسلح فوجی جوان جنگ کے لئے تیار ہیں - اس اعلان میں یہ بھی ذکر ہے کہ ریزرو فوج کے بہت سے آدمی بلائے گئے ہیں - باقی آدمیوں کو اس وقت تک نہیں بلایا جائیگا جب تک کہ خاص حالات پیدا نہیں ہونگے

بخارسٹ ۱۲ اپریل - شاہی حلقوں کا بیان ہے کہ کچھ دنوں کے اندر اندر شاہ کیرول والئے رومانیہ یوگوسلاویہ کے شہزادہ پال سے ملنے جائیں گے

طیرانہ ۱۲ اپریل - البانیہ کی کانسٹی ٹیوٹ اسمبلی کا اجلاس پہلی بار منعقد ہوا جس میں فیصلہ کیا گیا کہ البانیہ کا تاج شاہ اٹلی کی خدمت میں پیش کیا جائے۔

پیرس ۱۲ اپریل - وزراء کے اجلاس کے بعد اعلان کیا گیا کہ وزیراعظم فرانس نے کیبنٹ کے سامنے یورپ کی تمام صورت حالات کو واضح کیا اور بتایا کہ فرانس نے کیا فوجی قدم اٹھائے ہیں - اس سلسلے میں مکمل آزادی سے کام لیا جا رہا ہے معلوم ہوا ہے کہ وزیراعظم فرانس کا بیان بالکل انہی لائنوں پر ہوگا - جن لائنوں پر کہ مسٹر چیمبرلین نے ہاؤس آف کامنز میں دیا تھا۔

ٹوکیو ۱۲ اپریل - وزیراعظم جاپان نے اعلان کیا ہے کہ گورنمنٹ طویل عرصہ تک چین کے مختلف حصوں میں اپنی فوجیں تعینات رکھیگی - تاکہ چین کی نئی گورنمنٹ مضبوط بنیادوں پر قائم ہو جائے - اور چیانگ کائی گورنمنٹ کو کچلنے کے لئے اپنی مہم جاری رکھے۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ یہ امر اظہر من الشمس ہے کہ مشرق بعید کی از سر نو تنظیم ناممکن ہے جب تک جاپان اس قدر طاقتور نہ ہوگا کہ غیر ملکی طاقتوں کی بے جا مداخلت کو نظرانداز نہ کر سکے۔

لاہور ۱۲ اپریل - اعلان کیا گیا ہے کہ مہاراجہ کپورتھلہ نے دیوان بہادر پنڈی داس کو اپنا چیف منسٹر مقرر کیا ہے

کانگڑہ ۱۲ اپریل - راجہ صاحب منڈی نے اپنی ریاست میں مکمل ذمہ دار حکومت قائم کرنے کے متعلق ایک اعلان کیا ہے کہ میری حکومت کا نصب العین ریاست میں مکمل ذمہ دار حکومت قائم کرنا ہے - لیکن عوام کی موجودہ جہالت اور ناخواندگی کے پیش نظر ابھی ان کو مکمل ذمہ داری نہیں دی جا سکتی - ریاست کے نظام میں عوام کا مکمل تعاون حاصل کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ کچھ اصلاح کی جائے - آپ نے یہ بھی اعلان کیا کہ ان کی طرف سے مقرر شدہ ریفارمز کمیٹی جونہی اس بات کی سفارش کرے گی اصلاحات کی ایک اور قسط دے دی جائے گی۔

نئی دہلی ۱۲ اپریل - معلوم ہوا ہے کہ سر عبدالحلیم غزنوی نے مرکزی اسمبلی کی مسلم لیگ پارٹی سے استعفیٰ دیدیا ہے

بنوں ۱۲ اپریل - رزمک کیمپ میں ۱۰ ملٹری لاریاں اور ایک موٹر کار جل کر راکھ ہو گئی - فائر بریگیڈ سے رہائشی مکانوں کو آگ کی زد سے محفوظ کر لیا گیا۔

ٹانک ۱۲ اپریل - کل نواب صاحب ٹانک نے اپنی سالگرہ کی تقریب پر ریاست میں اصلاحات کا اعلان کیا - آپ نے کہا - کہ دیہات میں پنچایتیں قائم کی جائینگی میونسپل کمیٹیوں اور ڈسٹرکٹ بورڈوں میں عوام کو نمائندگی دی جائیگی اور سٹیٹ اسمبلی کا قیام بھی عمل میں لایا جائیگا جس میں عوام کے منتخبہ نمائندے شامل ہونگے سٹیٹ اسمبلی کا افتتاحی اجلاس جنوری ۱۹۴۰ء میں ہوگا - ایک اعلان کے ذریعہ عمر قید کی میعاد ۲۵ برس سے کم کر کے ۲۰ برس کر دی گئی ہے۔

بنارس ۱۲ اپریل تین دن کرفیو آرڈر جاری رہنے کے بعد آج واپس لے لیا گیا - پروٹسٹ کے طور پر ہندوؤں کی دکانیں بند ہیں - بعض ہندو لیڈر دکانداروں کو دکانیں کھولنے کی تلقین کر رہے ہیں

واشنگٹن ۱۲ اپریل - باخبر حلقوں میں اطالوی اخبارات کے امریکہ پر حملوں کی خبروں سے یہ نتیجہ نکالا جا رہا ہے - کہ صدر روزویلٹ کی مضبوط پالیسی حملہ آور قوم پر خاطر خواہ اثر ڈال رہی ہے - اور اس سے انہیں تکلیف محسوس ہوئی ہے - بیان کیا جاتا ہے کہ حکومت امریکہ دنیا کی پہلی حکومت ہے جس نے چیکوسلواکیہ اور البانیہ پر حملے کی مذمت کی اور آئندہ بھی اس قسم کی جارحانہ اقدامات کی مذمت کریگی

نئی دہلی ۱۱ اپریل - مرکزی اسمبلی میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے ہوم ممبر نے کہا کہ سنٹرل گورنمنٹ کے محکمہ جاسوسی کو خاکسار تحریک کے متعلق کافی راز ہائے سربستہ معلوم ہو چکے ہیں - مگر گورنمنٹ کو اس بات کا علم نہیں کہ حکومت سندھ نے خاکساروں کو بندوقوں کے لائسنس دیئے ہیں۔

روم ۱۲ اپریل - سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ اٹلی نے وعدہ کیا ہے کہ وہ یونان کی بحری و بری سرحدوں پر حملہ نہیں کریگا

ایتھنز ۱۲ اپریل - یونانی اخبارات نے آج بلغاریہ اور اٹلی کے خلاف مقالات شائع کئے جن میں اس امر کا اعلان کیا گیا ہے کہ یونان ہر حملہ کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہے۔

بلگریڈ ۱۲ اپریل - یوگوسلاویہ میں اٹلی کے خلاف عام مظاہرے شروع ہو گئے سالونیکا پر اٹلی کے قبضہ کی افواہ نے حکومت کو سراسیمہ کر دیا ہے اور حکومت نے تمام ریزرو فوج کو واپس بلا لیا ہے - سرحدات کو مضبوط کر لیا گیا ہے - اور فوج کو تیار رہنے کا حکم دیدیا گیا ہے

لنڈن ۱۲ اپریل - مالٹا میں مزید برطانوی جنگی جہاز اور فوجیں پہنچ چکی ہیں۔

بیت المقدس ۱۲ اپریل - فلسطین سے گورہ فوج کی ایک بڑی تعداد اسکندریہ پہنچ کر مشرقی بحیرہ روم کی طرف روانہ ہو گئی ہے

لنڈن ۱۲ اپریل - حکومت فلسطین نے مزید ۹ ہزار یہودیوں کو فلسطین جانے کے لئے سرٹیفکیٹ دیدیئے ہیں۔

صوفیہ ۱۲ اپریل - حکومت بلغاریہ نے اعلان کیا ہے کہ وہ اٹلی - جاپان اور جرمن کے اینٹی کمیونسٹ معاہدہ میں شامل نہیں ہوگا - یہ معاہدہ روس کے خلاف ہے

تیرانا ۱۲ اپریل - البانیہ پر ابھی اٹلی کا پورا قبضہ نہیں ہوا - البانیہ کے کوہستانی علاقوں میں البانوی قبائل مسلمان سرداروں کی قیادت میں اطالوی فوجوں کا مقابلہ کر رہے ہیں۔

الجیریا ۱۲ اپریل - عربوں نے یقین دلایا ہے کہ اگر فرانس نے اٹلی کے خلاف اعلان جنگ کیا تو وہ فرانس کا ساتھ دیں گے

ہیگ ۱۲ اپریل - ہالینڈ کی فوج نے جرمنی اور بلجیم کی سرحدات پر مورچے سنبھال لئے ہیں - عام فوجی بھرتی کا قانون نافذ کر دیا گیا ہے۔

جے پور ۱۲ اپریل - مہاراجہ جے پور نے کانفرنس کی پیش کردہ اصلاحات منظور کر لی ہیں - ایک اسمبلی قائم کی جائیگی جس میں ۲۵ عوام کے اور ۱۳ حکومت کے نمائندے ہونگے - صدر چیف کورٹ کا چیف جج ہوگا۔

لنڈن ۱۲ اپریل - برطانوی حکومت یونان - ٹرکی اور رومانیہ کو اپنے ساتھ متحد کرنے کی کوشش کر رہی ہے - امریکہ کے باشندے اطالیہ کے جارحانہ اقدام کے خلاف اس اتحاد کو بنظر تحسین دیکھتے ہیں

روما ۱۲ اپریل - البانیہ پر اطالوی قبضہ کے متعلق سولینی عنقریب ایک بیان جاری کریگا - یہ بیان فرانسیسی اور برطانوی وزارتوں اور پارلیمنٹوں کے جلسوں کے بعد کیا جائے گا۔

بخارسٹ ۱۲ اپریل - شاہ کیرول والئے رومانیہ نے والئے بلغاریہ سے اپیل کی - کہ وہ بلقان کے امن کو تباہ نہ کریں لیکن اس پر اس اپیل کا کوئی اثر نہیں ہوا بلغاریہ نے تین مطالبات پیش کئے ہیں (۱) بلغاریہ کو تھریس کے علاقہ سے گزرا کر سمندر تک جانے کا راستہ دیا جائے (۲) بلغاریہ کو ایک بندرگاہ یونان یا ترکی سے دلائی جائے (۳) بلغاریہ معاہدہ بلقان میں شامل نہیں ہوگا - معلوم ہوا ہے کہ بلغاریہ کے ان مطالبات کو رومانیہ یونان اور ٹرکی ماننے کے لئے تیار نہیں ہے - بلغاریہ نے اپنی فوجیں یونان اور تھریس کی سرحد پر جمع کر دی ہیں اور فوجوں کی بھاری تعداد رومانیہ کی سرحد پر بھی جمع کی جا رہی ہیں

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰۔ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ ٹیکا سنگھ ولد نتھا سنگھ ذات کمبوہ سکنہ چک ۹ تحصیل و ضلع شیخوپورہ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شیخوپورہ درخواست کی سماعت کے لئے مورخہ ۲۲/۵/۳۹ مقرر کیا ہے۔ لہذا جانب مذکور بر سائل کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۲۲/۴/۳۹

(دستخط) جناب چوہدری مہر چند صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع شیخوپورہ

(مہر بورڈ)

ایک دلچسپ تبلیغی رسالہ

اخبار احسان لاہور نے جو احرار کا ترجمان ہے۔ جماعت احمدیہ کو چیلنج کیا تھا کہ وہ ہر فرقہ کے علماء کے دیوان عالی سے اپنے متعلق کفر و اسلام کے بارے میں فتوے حاصل کرے۔ اس کے جواب میں شیخ گلاب الدین صاحب ہیڈ کانسٹیبل پولیس ساکن کلانور نے ایک رسالہ "مشعل دیوان عالی" مرتب کرا کر شائع کیا ہے۔ یہ رسالہ غیر احمدیوں میں تبلیغ کے لئے نہایت مفید ہے قیمت صرف ۱؎ فی نسخہ ہے۔ خاکسار انعام اللہ ساکن گجرات پنجاب

الفضل کا خطبہ نمبر اور احباب کرام کا فرض

یہ ایک واضح حقیقت ہے۔ کہ کوئی احمدی سلسلہ کے لئے اس وقت تک مفید وجود ثابت نہیں ہو سکتا۔ جب تک وہ اس کے ساتھ گہرا تعلق قائم نہیں کرتا۔ اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات و ارشادات سے اپنے آپ کو پوری طرح واقف نہیں رکھتا۔ اور یہ بات اس وقت تک ممکن نہیں جب تک کہ جماعت کا ہر فرد اخبار "الفضل" کا مطالعہ نہ کرے۔ کیونکہ یہ وہ اخبار ہے۔ جو احباب کو مرکز سلسلہ کے حالات اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات سے آگاہ کرتا ہے۔ لہذا ضروری ہے۔ کہ دوست اس کو خریدیں۔ ہو سکتا ہے۔ کہ بعض دوست روزانہ الفضل کو خریدنے کی استطاعت نہ رکھتے ہوں۔ ان کی سہولت کے لئے ہم نے "الفضل" کے خطبہ نمبر کی سالانہ قیمت کو کم کر کے صرف اڑھائی روپے کر دیا ہے۔ پس ایسے احباب کو اب خطبہ نمبر کی خریداری سے محروم نہیں رہنا چاہئے الفضل کے قدردان اصحاب کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ وہ جہاں صاحب استطاعت احباب کو روزانہ الفضل کے خریدار بنائیں۔ وہاں دوسرے اصحاب کو تحریک فرمائیں۔ کہ وہ کم سے کم خطبہ نمبر ضرور خریدیں۔ تا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے تازہ بتازہ ارشادات کا انہیں کما حقہٗ علم ہوتا رہے۔ خاکسار منیجر

عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ توجہ فرمائیں

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مالی سال کے ختم ہونے میں چند روز اور باقی رہ گئے ہیں۔ اسلئے لازمی ہے۔ کہ جملہ جماعتوں کے بقائے ۳۰ اپریل تک صاف ہو جائیں۔ عہدہ داران جماعت ہائے مقامی کو چاہئے۔ کہ وہ اپنی جماعت کے دوستوں کے حسابات کا مکمل جائزہ لیں۔ اور دیکھ لیں۔ کہ کیا سب دوستوں نے بجٹ کی رو سے جو چندہ ان پر عائد ہوتا تھا۔ ادا کر دیا ہے۔ اگر خدانخواستہ کوئی دوست ایسے ہوں۔ جن کی طرف بقایا دینے کا احتمال ہو۔ تو ان کے متعلق کوشش کریں۔ کہ حتی الوسع ان کا بقایا ۳۰ اپریل تک صاف ہو جائے۔ تا کہ ان کی جماعت کا نام بھی اس فہرست میں جو بجٹ پورا کرنے والی جماعتوں کی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور بغرض دعا پیش کی جائیں گی۔ شامل ہو جائے۔ اور وہ بھی حضور کی خوشنودی اور دعا حاصل کر سکیں۔

ناظر بیت المال

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا فرمودہ ایک مختصر خطبہ نکاح

۱۳ اپریل کے "الفضل" میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا فرمودہ ایک خطبہ نکاح شائع کیا گیا ہے جو حضور نے چودھری خلیل احمد صاحب ناصر بی۔ اے کا نکاح جناب سیٹھ محمد غوث صاحب حیدر آباد دکن کی صاحبزادی سے پڑھتے وقت ارشاد فرمایا اس کے چند الفاظ غلطی سے شائع نہ کئے جا سکے۔ جو متعلقہ عبارت کے ساتھ اب پیش کئے جاتے ہیں۔ حضور نے فرمایا۔

سیٹھ محمد غوث صاحب پرانے احمدی ہیں۔ ان کے تعلقات میرے ساتھ مخلصانہ ہیں۔ ان کے بچوں کے تعلقات بھی بہت اخلاص پر مبنی ہیں۔ ان کی بچیوں کے تعلقات میری بچیوں سے نہائت گہرے ہیں۔ غرض ان کے خاندان کے تعلقات ہمارے خاندان سے ایسے ہیں کہ گویا وہ ہمارے ہی خاندان کا حصہ ہیں۔ ان کی بچیوں کو میں اپنی ہی بچیاں سمجھتا ہوں۔ اس لئے نکاح گویا ہمارے ہی خاندان میں ہے۔

جناب سیٹھ صاحب موصوف اور انکا خاندان اپنے اخلاص کی وجہ سے قابل مبارکباد ہے۔ خدا تعالےٰ انکے خاندان کے اخلاص میں بیش از بیش اضافہ فرمائے اور اپنی برکات نازل کرے۔

نمائندگان مجلس مشاورت کی ذمہ واری

۷ اپریل کا خطبہ جمعہ شائع ہو رہا ہے۔ نمائندگان مجلس مشاورت کا پہلا فرض ہے۔ کہ اس خطبہ کا ایک ایک لفظ اپنی جماعت کے مردوں عورتوں اور بچوں کو جمع کر کے سنا دیں۔ اور وعدہ کرنے والوں پر واضح کر دیں۔ کہ تحریک جدید سال پنجم یا جن کے ذمہ گزشتہ سالوں کا چندہ واجب الادا ہے۔ وہ اس خطبہ کو سنتے ہی اپنے وعدہ کی رقم ادا کریں۔ اور اگر اس وقت روپیہ نہ ہو تو ابھی سے ایسا ماحول پیدا کریں۔ کہ ان کا وعدہ ۳۰ نومبر ۱۹۳۹ء سے پہلے پورا ہو جائے۔ مناسب ہوگا کہ ایسے دوست اپنے وعدہ کی رقم ہر ماہ جس قدر اللہ تعالےٰ توفیق دے قسط وار ادا کرتے جائیں۔ تا آخر سال میں زیادہ بوجھ نہ بن جائے۔ فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

دارالانوار کمیٹی کا جنرل اجلاس

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صدارت میں دارالانوار کمیٹی کا جنرل اجلاس تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہال میں ۷ اپریل کو منعقد ہوا۔ جس میں قرار پایا کہ چونکہ یہ امر نہائت ضروری ہے۔ کہ دارالانوار کے وہ ممبر جنکے قرعے نکل چکے ہیں یا آئندہ نکلنے والے ہیں۔ جلد سے جلد اپنا مکان بنانا شروع کر دیں۔ اس لئے ان کو زیادہ سے زیادہ چھ ماہ کے عرصہ میں تعمیر کا کام شروع کر دینا چاہئیے۔ اور جن کے قرعے آئندہ نکلیں انہیں ایک سال کے اندر کام شروع کرنا چاہیئے مگر جو احباب سمجھتے ہیں۔ کہ اپنے موجودہ حالات کے ماتحت اس مقررہ میعاد کے اندر کام شروع نہیں کر سکتے۔ انہیں چاہیئے کہ وہ سیکرٹری دارالانوار کو فوراً اطلاع دیں۔ تا ان کا قرعہ کسی ایسے دوست کو دے دیا جائے۔ جو اپنا مکان دارالانوار میں جلد سے جلد بنانا چاہتے ہیں۔ چونکہ دارالانوار کا محلہ جلد سے جلد آباد ہو جانا چاہیئے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ممبران دارالانوار کمیٹی براہ مہربانی جلد سے جلد اطلاع دیں۔ کہ وہ کب تک اپنا مکان شروع کرنے والے ہیں۔ اس کے متعلق دارالانوار کمیٹی کے جنرل اجلاس نے جو منظوری دی ہے۔ اس کی اطلاع انشاء اللہ تعالےٰ ایک ہفتہ کے اندر اندر احباب کو بھیجدی جائے گی۔

سیکرٹری دارالانوار کمیٹی قادیان

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

بیرون ہند کے بیعت کرنیوالوں کے نام

امسال بیرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے:۔

67	Badamore Legoos	86	Harlijah Java
		87	Amsijah "
68	Halimah Bailu Legoos.	88	Asmalah "
		89	Halima "
69	Bailu "	90	Haj Nur "
70	Hussain "	91	Soama "
71	Noorat "	92	Fatima Sierra Leone
72	Rafat "		
73	Asman "	93	Alhali Bakari Sierra Leone
74	Fatima "		
75	Ayesha "	94	Ibrahim - Turay Sierra Leone
76	Um Hani "		
77	Abdul Rahim "	95	S. Kamara Sierra Leone
78	Yusaf "		
79	Ismail "	96	Alfa Dunbuya Sierra Leone
80	Abdul Aziz "		
81	M. Hasu "	97	Bai Bangura "
82	Ahmad "	98	S. Barmauri Java.
83	R. Hafinah Java.	99	Mohd Ali "
84	Mohd Soeroso "		Miria Risenoto Roma
85	A. Achmad		
	Sjorkimi Ichsan Tjakrasanta Java.	101	A. R. Bueun London
		102	Mohd Adroos Africa.

جلسہ سالانہ لجنہ اماء اللہ دہلی

بفضلہ تعالےٰ امسال جلسہ سالانہ ۲ اپریل کو نہائت شان و شوکت سے منعقد ہوا۔ مولوی محمد سلیم صاحب مولوی فاضل اور الحاج مولوی عبد الرحیم صاحب نیر کے نہائت کامیاب لیکچرز ہوئے۔ احمدی اور غیر احمدی خواتین نے تقریروں کے نوٹ لئے اور نہائت تعریف کی۔ حسب معمول ہر ایک قوم اور مذہب کی عورتیں شامل ہوئیں۔ چند ایک چینی لڑکیاں اور بچے بھی شامل تھے نہائت معزز گھرانوں کی خواتین شامل جلسہ ہوئیں۔ احمدی خواتین اور لڑکیوں نے بھی لیکچر دیئے جو نہائت پسند کئے گئے۔ امسال حاضری گزشتہ سال سے بڑھی ہوئی تھی۔

(نامہ نگار)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۴ صفر ۱۳۵۸ھ

خطبہ جمعہ

روحانی اور جسمانی نشو ونما میں فرق

جھوٹے وعدوں سے بچنا چاہیئے۔ کہ یہ قوم کی تباہی کا موجب ہوتے ہیں

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۷ - اپریل ۱۹۳۹ء

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔
جسمانی نشو ونما۔ اور روحانی نشو ونما میں

ایک عجیب فرق

نظر آتا ہے۔ جس کی طرف بہت ہی کم لوگوں نے توجہ کی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ جسمانی نشو ونما کی ابتداء میں انسان کا ذہن زیادہ تر اپنی طاقت اور قوت کی طرف جاتا ہے۔ اور جوں جوں انسانی جسم میں طاقت اور قوت پیدا ہوتی ہے۔ اور وہ ہوش سنبھالتا ہے۔ اس کی نظر نہایت ہی محدود ہوتی چلی جاتی ہے یا محدود ہوتی ہے۔ اور وہ اپنی طاقتوں اور قوتوں پر ایسا گھمنڈ رکھتا ہے۔ کہ خیال کرتا ہے۔ دُنیا کا ہر کام میری ہی مرضی اور منشا کے ماتحت ہوتا ہے پھر جب انسانی جسم کے نشو ونما کا وقت ختم ہونے کو ہوتا ہے

اضمحلال اور کمزوری

پیدا ہونے لگتی ہے۔ اس کی نظر اپنے سوا دوسری چیزوں پر بھی پڑنے لگتی ہے اس کے دماغ میں ایک تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔ جسے لوگ تجربہ کہتے ہیں اس تجربہ کے ماتحت آہستہ آہستہ اسے دوسری قوتوں اور طاقتوں کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے۔ وہ سمجھتا ہے۔

دُنیا میں تغیرات

صرف میرے یا میرے دوستوں کے ذریعہ ہی نہیں ہو رہے۔ بلکہ اس کے اسباب اور بھی ہیں۔ جو بعض دفعہ نظر بھی نہیں آتے۔ مگر دُنیا کے تغیرات پر اثرانداز ہو رہے ہوتے ہیں۔ اور آخر جب آہستہ آہستہ انسان کی طاقتیں بالکل ہی کمزور ہو جاتی۔ اور اس کا جسم ڈھل جاتا ہے وہ کمزور ہو جاتا ہے۔ بے طاقت ہو جاتا ہے۔ تو پھر اس کی نگاہ دُنیوی اسباب سے ہٹ کر ان باریک اسباب کی طرف متوجہ ہوتی ہے۔ جو کہ اس کی زندگی میں تغیر پیدا کرنیوالے ہوتے ہیں۔ یا کم سے کم وہ خیال کرتا ہے۔ کہ ان تغیرات میں ان کا دخل ہے۔ بلکہ بعض اوقات تو وہ سمجھنے لگتا ہے۔ کہ دُنیا میں جو کچھ ہو رہا ہے اس میں انسان کا کوئی دخل ہی نہیں۔ بلکہ ایک بالا ہستی سب کچھ انسان سے کرا رہی ہے۔ اس کے مقابلہ میں

رُوحانی نشو ونما

میں ایک عجیب فرق ہے۔ وہ قومیں جن کے اندر روحانیت ہوتی ہے۔ اور جو دُنیا کو روحانیت کا سبق دینے کے لئے اللہ تعالےٰ کی طرف سے کھڑی کی جاتی ہیں۔ ان کے اندر جوانی میں وہ چیز پیدا ہوتی ہے۔ جو جسمانی نشو ونما میں بڑھاپے میں ہوتی ہے۔ ان کے اندر انکسار بڑھا ہوا ہوتا ہے۔ اور ان کی نگاہیں ہمیشہ بالا ہستی کی طرف اُٹھتی ہیں۔ اور ان کو یقین ہوتا ہے کہ وُہی اس کارخانے کو چلانے والا ہے۔ جوانی کا جوش ان کے اندر خود رائی اور خود پسندی پیدا کرنے کے بجائے خدا تعالےٰ کی محبت اور اس کی طرف توجہ پیدا کرتا ہے۔ اور یہ ایک نمایاں فرق ہے۔ جو دُنیا میں ہر جگہ اور ہر زمانہ میں ہمیں نظر آتا ہے۔ ہر شخص دیکھ سکتا ہے۔ کہ جسمانی نشو ونما میں جوانی میں انسان کی نگاہیں کس طرح اپنی جسمانی طاقتوں تک ہی محدود ہوتی ہیں۔ اور پھر بڑھاپے کے ساتھ کس طرح دماغ میں وہ تجربہ پیدا ہوتا ہے۔ جو بیرونی اثرات اور تاثیروں کی طرف اسے متوجہ کرتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ سمجھنے لگتا ہے کہ انسان کی طاقت کچھ بھی نہیں۔ تم روزانہ نوجوانوں اور بوڑھوں کو باتیں کرتے سنتے ہو۔ ایک فریق کہتا ہے۔ کہ میں یوں ماروں گا۔ کوٹوں گا۔ یہ کر دوں گا۔ وہ کر دوں گا۔ مگر دوسرا کہتا ہے۔ کہ ایسا نہیں کرنا چاہیئے۔

دُنیا میں مل کر رہنا چاہیئے

اتنا جوش نہیں دکھانا چاہیئے۔ ہر جگہ ہر گھر۔ ہر خاندان۔ ہر حکومت۔ اور ہر جتھے میں یہ باتیں نظر آتی ہیں۔ جوانوں کے دل میں یہ خیالات ہوتے ہیں۔ کہ دُنیا میں کوئی ہمارے مقابلہ میں نہیں ٹھہر سکتا۔

116

بسا اوقات مقابل کی طاقتوں کو وہ حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ حالانکہ انہیں حقیقی طاقت حاصل نہیں ہوتی۔ مجرم کس لئے حکومتوں سے ٹکراتے ہیں۔ اسی لئے کہ ان کی نگاہیں اپنے سے اوپر جاتی ہی نہیں۔ نہ وہ پولیس کی پروا کرتے ہیں نہ مجسٹریٹ کی۔ اور نہ حکومت کے دُوسرے اداروں اور اس کی فوجوں کی۔ وہ جوش میں کھڑے ہوجاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ہمارا مقابلہ کون کرسکتا ہے۔ ایک

جنون کی حالت

ان کے اندر پیدا ہوتی ہے۔ اُن کے اندر جب جوانی کے آثار پیدا ہوتے ہیں۔ تو وُہ سمجھتے ہیں کہ ہماری طاقت ساری دنیا کو تباہ کردے گی

لیکن جب جوانی کی یہ حالت نہیں رہتی۔ تو ہوش آتا ہے۔ اور وہ سمجھتا تے ہیں۔ لوگ آپس میں لڑتے ہیں ایک دوسرے کو قتل کرتے ہیں۔ کوئی روکتا ہے تو کہتے ہیں کہ نہیں ہمیں چھوڑ دو۔ ہم مریں گے یا مار دیں گے۔ لیکن جب کوئی قتل ہوجاتا ہے۔ اور مقدمات بنتے ہیں تو پھر وکیلوں کے آگے ناک رگڑتے ہیں۔ جائدادیں فروخت کرکے

مقدمات کی پیروی

پر لگا دیتے ہیں۔ جس وقت کوئی ایسا شخص لڑنے کے لئے جارہا ہوتا ہے اس وقت اس کی دماغی کیفیت اور ہوتی ہے۔ مگر جب پکڑا جاتا ہے اس وقت اور ہوتی ہے۔ لڑائی کے وقت تو وہ کہتا ہے۔ کہ میں کسی کی پروا نہیں کرتا۔ وہ کس قدر غصہ کے ساتھ ہر نصیحت کو ٹھکرا دیتا ہے۔ لیکن جب پکڑا جاتا اور حوالات میں بند ہوتا ہے تو پھر بے انتہا منت سماجت کرتا اور پوچھتا ہے کیوں وکیل صاحب میں بچ جاؤں گا۔ وُہ رشتہ داروں کی منتیں اور خوشامدیں کرتا ہے۔ اور ان سے کہتا ہے کہ جھوٹے گواہ بناؤ۔ اور جس طرح بھی ہوسکے مجھے بچاؤ۔ دیکھو

ان دونوں کیفیات میں کتنا فرق ہے۔ تو جسمانی نشو و نما میں بڑھاپے کے وقت جو کیفیت ہوتی ہے۔ وہ روحانی میں

جوانی کی حالت

میں ہوتی ہے۔ روحانی جماعت پر جب جوانی کی حالت ہو۔ اس وقت اس میں زیادہ انکسار ہوتا ہے۔ اور جب اس میں اضمحلال پیدا ہو اس وقت اس کے اندر خود پسندی اور خود رائی پیدا ہوتی ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی جماعت کو دیکھ لو۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جماعت کو دیکھ لو۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کو دیکھ لو۔ سب کی یہی حالت تھی جب وُہ اپنے انبیاء کی صحبت میں اپنے اندر وہ قوتیں پیدا کر رہے تھے جن سے وُہ دنیا کو کھا جانے والے تھے اس وقت ان میں غیظ و غضب کے بجائے انکسار اور فروتنی پائی جاتی تھی جو جسمانی نشو و نما کے وقت میں نہیں پائی جاتی۔ وُہ خدا تعالےٰ سے ڈرتے تھے۔ اور خیال کرتے تھے کہ نہ معلوم انجام کیا ہونے والا ہے۔ انہیں خدا تعالےٰ کے وعدوں پر اعتبار تھا۔ مگر یہ ان میں تکبر اور بڑائی پیدا نہ کرتا تھا بلکہ اس کی وجہ سے ان کی قربانیاں بڑھتی تھیں ان کی زبانیں زیادہ دعوے نہیں کرتی تھیں۔ اور نہ ان کے دل نڈر نہیں تھے بلکہ خدا تعالےٰ کے خوف سے بھرے ہوئے تھے۔ اور یہی ثبوت تھا اس بات کا کہ وُہ

خدا تعالےٰ کی جماعت

تھے۔ جسمانی جوانی کے وقت انسان دوسری طاقتوں کو بھول جاتا ہے۔ اور متکبر اور خود پسند ہوجاتا ہے۔ لیکن روحانی طاقت جتنی بڑھتی ہے۔ اتنا ہی زیادہ انکسار بڑھتا ہے۔ روحانیت کی جوانی عرفان سے وابستہ ہوتی ہے۔ اس لئے وہ انسان کے اندر انکسار کو بڑھاتی ہے اس کا تجربہ جوانی میں بڑھتا ہے۔ مگر جسمانی نشو و نما کا تجربہ بڑھاپے میں بڑھتا ہے۔ روحانیت میں وہ کیفیتیں جوانی میں پیدا ہوتی ہیں۔ جو جسمانیت میں بڑھاپے میں ہوتی ہیں۔ جسمانی طور پر جو شخص جوان ہو اس کے اندر خود پسندی اور تکبر پیدا ہوتا ہے۔ لیکن روحانی طور پر جو جماعت بوڑھی ہو جائے۔ اس کے اندر یہ کیفیتیں پیدا ہوتی ہیں جسمانی طور پر جو کمزور ہوتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ دنیا میں اور اثرات بھی ہیں جو دنیا میں کام کر رہے ہیں۔ کوئی بالا طاقت ہے جو کام کر رہی ہے۔ اور دنیا میں جو نتائج پیدا ہو رہے ہیں۔ وُہ صرف میرے کاموں سے ہی نہیں۔ اس میں میرے دوستوں بلکہ دشمنوں کا بھی دخل ہے۔ اس میں اتفاقات کا بھی خواہ وہ صحیح ہوں یا غلط دخل ہے۔ سورج اور چاند کے اثرات کا بھی دخل ہے۔ ماحول کا بھی اثر ہے۔ حکومت کا بھی اثر ہے۔ لیکن جوان ان سب باتوں کو نظر انداز کر دیتا ہے۔ اور سمجھتا ہے کہ جو میں چاہوں گا۔ وہی ہو جائیگا مگر

روحانی سلسلوں کی حالت

اس سے بالکل مختلف ہوتی ہے۔ جوانی کے وقت میں ان کی نظریں وسیع ہوتی ہیں۔ خدا تعالےٰ پر ان کا توکل بڑھا ہوا ہوتا ہے۔ انہیں اپنی قوتوں کا صحیح اندازہ ہوتا ہے۔ اور وُہ سمجھتے ہیں کہ ہماری کوششوں سے کچھ نہیں ہوسکتا۔ دنیا میں جو تغیر پیدا ہوسکتے ہیں۔ خدا تعالےٰ کی طرف سے ہی ہوسکتے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صحابہ کی حالت ایسی انکساری کی تھی۔ کہ ان کے نفس بالکل مرے ہوئے تھے۔ لیکن جب یزید کے وقت میں ان کے اندر اضمحلال کے اثرات پیدا ہوئے۔ تو ان کے مونہہ سے ایسے ایسے اقوال سننے میں آتے ہیں کہ حیرت ہوتی ہے۔ کبھی کبھی روحانی جماعتوں میں بھی ایسے دور سے ہوتے ہیں۔ مگر وُہ عارضی ہوتے ہیں۔ مکہ کے لوگ اسلام میں نئے نئے داخل ہوئے تھے اس لئے ان پر ابھی روحانی لحاظ سے جوانی نہ آئی تھی۔ اور وہ اس سے کورے تھے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جنگ پیش آگئی۔ انہوں نے کہا کہ ہم بھی اس میں شریک ہونگے اور بتائیں گے۔ کہ ہم کیسے بہادر ہیں۔ لیکن جب جنگ شروع ہوئی۔ اور دشمن نے دو طرف سے تیر برسانے شروع کئے۔ تو وہ سر پر پاؤں رکھ کر ایسے بھاگے کہ ان کو پتہ ہی نہ رہا۔ کہ کدھر جا رہے ہیں۔ ان کے بھاگنے کی وجہ سے صحابہ کے اونٹ اور گھوڑے بھی ڈر کر ایسے بھاگے کہ بے قابو ہوگئے۔ اور اس لئے صحابہ بھی بغیر ارادہ کے بھاگنے لگے۔ یہ نظارہ اللہ تعالےٰ نے اس لئے دکھایا کہ تا بتائے۔ کہ

روحانی جوانی اور بڑھاپے میں کیا فرق ہے

نئے داخل ہونے والوں میں بڑا بننے کی عادت تھی۔ مگر صحابہ میں یہ بات نہ تھی۔ سو یہی کیفیت ان لوگوں میں ہوتی ہے۔ جن میں روحانی جوانی نہیں ہوتی ویسے ہی لوگوں میں اپنی طاقت پر گھمنڈ اور غرور ہوتا ہے۔

پس ہماری جماعت میں سے ہر شخص انفرادی طور پر اس معیار کے مطابق اپنی ایمانی حالت کا اندازہ کرسکتا ہے۔ جو دیکھے کہ اس کے اندر

غرور اور تکبر

ہے۔ وُہ سمجھ لے کہ اس کی روحانیت کمزور ہے۔ اور اس پر بڑھاپے کی کیفیت ہے۔ بڑھاپے میں عقل خراب ہوجاتی ہے۔ جسمانیت میں بعض اوقات ایسے بوڑھے لوگ بھی جن کے ہاتھ رعشہ سے کانپ رہے ہوتے ہیں۔ طاقت بالکل جواب دے چکی ہوتی ہے۔ مگر غصہ آتا ہے تو کہتے ہیں کہ ہم بتادیں گے۔ ہڈیاں چبالیں گے۔ حالانکہ ان سے کھڑا بھی نہیں ہوا جاتا۔ یہ جنون کی حالت ہے۔ جس کے اندر یہ حالت پیدا ہو۔ وُہ سمجھ لے کہ اس کے اندر روحانی زندگی باقی نہیں۔

جس کے اندر زندگی موجود ہو

وہ کام کیا کرتا ہے۔ زبانی دعوے نہیں کیا کرتا۔ اس کے اندر انکسار ہوتا ہے وہ اپنی طاقت اور اس کی حدود کو سمجھتا ہے۔ وہ جانتا ہے۔ کہ جو کچھ کرنا ہے اللہ تعالےٰ نے ہی کرنا ہے۔ میرے اندر جو طاقت ہے۔ وہ بھی درحقیقت اللہ تعالےٰ کی طاقت کا انعکاس ہے۔ کیا پتہ ہے۔ کہ اگر میں کام کرنے لگوں۔ تو اللہ تعالےٰ اپنا مونہہ مجھ سے پھیر لے اور میں اس کے مقابل نہ رہوں۔ اس لئے وہ کبھی گھمنڈ۔ اور غرور نہیں کرتا کیونکہ گھمنڈ اپنی چیز پر ہوتا ہے۔ لیکن جو سمجھتا ہے۔ کہ جو کچھ ہے۔ خدا تعالےٰ کی طرف سے ہے وہ گھمنڈ کیسے کر سکتا ہے:۔

پس مومن کو ہمیشہ

جھوٹے وعدوں سے بچنا چاہیئے

کہ یہ قوم کی تباہی کا موجب ہوتے ہیں ان کی وجہ سے بسا اوقات قوم ایسا اقدام کر بیٹھتی ہے۔ کہ جو اس کی طاقت سے باہر ہوتا ہے۔ ایسے لوگ ہمیشہ کام کو خراب کرنے والے ہوتے ہیں۔ میں نے ہمیشہ دیکھا ہے۔ کہ مجلس شوریٰ کے موقعہ پر۔ یا جب میں تحریک جدید کا اعلان کرتا ہوں۔ تو بعض لوگ ایسے وعدے کر دیتے ہیں۔ اور ایسے ایسے دعوے کرتے ہیں۔ کہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے:۔

ایک دفعہ مجلس شوریٰ میں ایک شخص نے تقریر کی۔ کہ جماعت میں فلاں فلاں کمزوریاں پائی جاتی ہیں۔ ہمیں ان کا اس اس طرح مقابلہ کرنا چاہیئے۔ ہمیں یہ کرنا چاہیئے۔ وہ کرنا چاہیئے۔ اس وقت اس جماعت کے جس کا وہ فرد تھا ایک بزرگ وہاں بیٹھے تھے۔ اس شخص کے بعض سوالات تھے۔ جن کے متعلق میں نے اس بزرگ سے پوچھا۔ تو انہوں نے بتایا۔ کہ اس شخص نے چھ سال سے کوئی چندہ نہیں دیا۔

تو ایسے دعوے

ایمانی کمزوری کی علامت

ہوتے ہیں۔ حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ طب کے متعلق ایک لطیفہ سُنایا کرتے تھے۔ کہ ایک مشہور طبیب کے پاس ایک دفعہ ایک بوڑھا شخص آیا۔ اور اس نے کہا۔ کہ مجھے کھانسی کی شکایت ہے وہ شخص بہت بوڑھا تھا۔ ایسا بوڑھا جسے گور کے کنارے کہا جاتا ہے۔ طبیب نے اسے کہا۔ کہ آپ کی یہ کھانسی عمر کا تقاضا ہے۔ کیونکہ وہ سمجھتا تھا۔ کہ اب اس کی کھانسی کے علاج کا وقت نہیں۔ اس پر اس نے کہا۔ کہ کچھ حرارت بھی رہتی ہے۔ طبیب نے کہا۔ یہ بھی تقاضائے عمر ہے۔ اس نے کہا۔ کہ قبض بھی رہتی ہے۔ طبیب نے کہا۔ کہ یہ بھی عمر کا تقاضا ہے۔ پھر اس نے کہا۔ کہ مجھے کھانا نہیں ہضم ہوتا۔ اور اس پر بھی طبیب نے یہی کہا۔ کہ یہ بھی عمر کا تقاضا ہے۔ اس نے کہا نیند نہیں آتی۔ اور طبیب نے پھر یہی کہا۔ کہ یہ بھی عمر کا تقاضا ہے۔ اس نے اسی طرح پانچ سات بیماریاں بتائیں۔ اور طبیب نے ہر ایک کے متعلق یہی جواب دیا۔ اس پر وہ بوڑھا

بے تحاشا گالیاں

دینے لگا۔ اور کہنے لگا۔ کہ بڑے طبیب بنے پھرتے ہو۔ طبیب عقلمند تھا۔ اس نے ان گالیوں پر بھی یہی جواب دیا۔ کہ یہ بھی تقاضائے عمر ہے۔ تو اس قسم کی حالتیں انسانی کمزوری کی دلیل ہوتی ہیں۔ مونہہ کے دعوے اپنے اندر کوئی خوبی نہیں رکھتے۔ ایسے دعووں سے بسا اوقات لوگ سمجھ لیتے ہیں۔ کہ یہ بڑا مفید وجود ہے۔ لیکن یہ صحیح نہیں حقیقتاً ایسے دعوے کمزوری کی علامت ہوتے ہیں۔ طاقت کی علامت نہیں۔ اس بوڑھے کا حکیم کو گالیاں دینا اس کی کسی طاقت کی وجہ سے نہ تھا۔ بلکہ بڑھاپے کی کمزوری کی وجہ سے تھا۔ روحانی جماعتوں میں جو لوگ ایسے دعوے کرتے ہیں۔ ان میں بھی روحانی طور پر بڑھاپا ہوتا ہے۔ یا پھر ان پر جوانی آئی ہی نہیں ہوتی۔ وہ ہمیشہ بچے ہی رہتے ہیں۔ بعض لوگ

ہمیشہ بچے ہی

رہتے ہیں۔ اور ان پر جوانی آتی ہی نہیں۔ اور بعض بوڑھے ہو چکے ہوتے ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ نے غیر المغضوب کی دُعا سکھائی ہے کہ یا اللہ روحانی جوانی آنے کے بعد پھر بڑھاپا نہ آئے۔ کیونکہ جو اچھے دن دیکھ چکا ہو۔ اس کے لئے خرابی کے دن بہت تکلیف کا موجب ہوتے ہیں۔ اسی طرح خدا تعالےٰ سے ایک دفعہ تعلق ہونے کے بعد اس سے دوری بہت زیادہ افسوس کا موجب ہوتی ہے مجھے جماعت کے ایک آدمی کا علم ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وقت اچھا مخلص تھا۔ اور قربانی کا بھی اسے موقعہ ملا۔ مگر اس کے لئے اللہ تعالےٰ کی طرف سے کوئی شامت مقدر تھی۔ اور اس نے آخری زمانہ میں چندہ بلکہ نمازیں بھی چھوڑ دیں۔ اور اگر کوئی نصیحت کرتا۔ تو کہتا۔ کہ ہم نے بڑی قربانیاں کی ہیں۔ اب کوئی ضرورت نہیں۔ تو یہ

روحانی بڑھاپا

ہوتا ہے۔ اور زبانی دعوے کرنے والے درحقیقت اپنی روحانی کمزوری کا اظہار کرتے ہیں۔ مومن جو کچھ منہ سے کہتا ہے اس سے زیادہ کر کے دکھاتا ہے۔ مگر میں نے دیکھا ہے۔ کہ مجلس شوریٰ یا تحریک جدید میں بعض لوگ بڑی بڑی باتیں بناتے ہیں۔ مگر بعد میں ایسے خاموش ہو جاتے ہیں۔ کہ کوئی وجہ بھی سمجھ میں نہیں آتی۔ بعض تو بے شک اخلاص سے جو قربانی کرنی ہوتی ہے۔ کر دیتے ہیں۔ اور جو وعدہ کرتے ہیں۔ اس کے ایسے پابند ہوتے ہیں۔ کہ یاد دہانی کی بھی ضرورت نہیں ہوتی۔ لیکن بعض زبانی دعوے تو بہت کرتے ہیں۔ لیکن انہیں پورا نہیں کرتے:۔

پس مومن کو چاہیئے۔ کہ اپنے نفس کا مطالعہ کرتا رہے۔ اگر تو اس کے زبانی دعوے زیادہ ہیں۔ اور عمل سست ہے۔ تو وہ سمجھ لے۔ کہ روحانی بڑھاپا شروع ہو چکا ہے۔ یا جوانی آئی ہی نہیں۔ اور ایسے لوگ یاد رکھیں کہ وہ

جماعت کی طاقت کا موجب نہیں ہوتے

بلکہ اس کی کمزوری کا موجب ہوتے ہیں۔ ہر سال مجلس شوریٰ اور تحریک جدید کے اعلان کے موقعہ پر میں نے تجربہ کیا ہے۔ کہ کچھ لوگ زبانی دعوے تو بہت کرتے ہیں۔ مگر عمل میں بہت کمزوری دکھاتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ ان کے دعووں کی وجہ سے بسا اوقات اندازے غلط ہو جاتے ہیں۔ مجلس شوریٰ جب ختم ہوتی ہے۔ تو یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ اب تمام مالی مشکلات دور ہو جائیں گی۔ مگر ان کے جانے کے بعد کچھ پتہ ہی نہیں رہتا کہ وہ وعدے کہاں گئے۔ اور وعدے کرنے والے کہاں گئے۔ اسی طرح تحریک جدید میں میں دیکھتا ہوں۔ ایک بڑا حصہ تو بے شک اپنے وعدوں کو پورا کرنے والا ہے۔ لیکن ایک حصہ ایسا بھی ہے۔ جو اپنے وعدوں کو پُورا نہیں کرتا۔ اور وعدہ کرنے کے بعد ایسا خاموش ہو جاتا ہے۔ کہ گویا اس نے کوئی وعدہ کیا ہی نہ تھا۔ اور جب میں سکرٹریوں سے پوچھتا ہوں۔ تو وہ کہتے ہیں کہ دس دس خط لکھے ہیں۔ لیکن کسی کا جواب نہیں آیا۔ جب میں دوبارہ اعلان کرتا ہوں تو پھر ان کی چٹھیاں آنے لگتی ہیں۔ کہ ہمارا وعدہ قبول کر لیا جائے۔

اور گزشتہ وعدوں کے متعلق بعض تو کہہ دیتے ہیں کہ ہم سے کسی نے مانگا ہی نہیں یا بعض کہہ دیتے ہیں کہ ہمیں کسی نے یاد نہیں کرایا۔ بعض کہتے ہیں کہ پچھلی مرتبہ بڑی غلطی ہوگئی۔ اب ہم پچھلا بھی پورا کریں گے اور اس سال کا بھی۔ حالانکہ جب میں کہتا ہوں کہ جو چاہے وعدہ کرے۔ اور جو چاہے نہ کرے۔ تو خواہ مخواہ گنہگار بننے کی کیا ضرورت ہے۔ مگر وہ وعدہ کرتے وقت تو کہتے ہیں۔ کہ اگر یہ قبول نہ کیا گیا۔ تو ہم صدمہ سے ہی مر جائیں گے۔ اور اس قدر اصرار کرتے ہیں۔ کہ ہم بھی دھوکے میں آجاتے ہیں۔ اور خیال کر لیتے ہیں کہ شائد ان کے اندر ندامت پیدا ہوچکی ہے مگر اگلے سال پھر وہی حالت ہوتی ہے۔ ایسے لوگ ساری زندگی وعدہ کرنے میں ہی سمجھتے ہیں۔ ان کے پورا کرنے میں نہیں۔ تو میں دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ صرف وعدے کرنا اور جوش دکھانا روحانی بڑھاپے کی علامت ہے۔ یا اس امر کی کہ ان پر جوانی آئی ہی نہیں۔ بلکہ بچپن ہی کا زمانہ لمبا ہو رہا ہے۔ اور اس حالت پر ان کو خوش نہیں ہونا چاہیئے۔

قربانی کے مطالبہ پر

ان کے اندر ایک جوش پیدا ہوتا ہے اور وعدے کر دیتے ہیں۔ مگر پورا کرنے کے وقت کئی مشکلات ان کے سامنے آجاتی ہیں۔ یہ خطرناک علامت ہے۔ اور اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ وہ بیمار ہیں۔ انہیں چاہیئے کہ اپنا علاج کریں۔ ورنہ ایسے گڑھے میں گریں گے کہ جہاں سے نکلنے کی کوئی صورت نہیں ہوگی۔ اور اگر ان کی

طبیعت میں جوش

تو آتا ہے مگر وہ سمجھتے ہیں کہ انہیں ایسی بات کہنی چاہیئے جسے پورا کرسکیں اور پھر جب وعدہ کر لیتے ہیں تو خواہ کیسی مشکلات پیش آئیں۔ اسے پورا کر کے چھوڑتے ہیں۔ تو سمجھ لیں کہ ان کے اندر روحانیت موجود ہے۔ جسے بڑھانے سے وہ اس مقام پر پہونچ سکتے ہیں۔ کہ جہاں پہونچ کر انسان کا اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا ہو سکتا ہے
اس سال میں

جماعت کو خاص طور پر توجہ

دلاتا ہوں۔ آج مجلس شوریٰ کا آغاز ہوگا۔ اور انہیں یہ بات مدنظر رکھنی چاہیئے۔ کہ جیسا کہ میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں۔ یہ ایک دو سال جماعت پر خاص بوجھ کے ہیں۔ اس لئے دوستوں کو خاص طور پر قربانی کرنی چاہیئے۔ اور اس کے لئے یہ بہت ضروری ہے کہ عورتوں اور بچوں میں جلسے کئے جائیں۔ اور ان کو سلسلہ کی ضروریات اور مشکلات بتا کر اپنا ہم خیال بنایا جائے۔ کیونکہ جب تک وہ ہم خیال نہ ہوں گے دوست اپنے وعدے پورے اور اپنے قرض ادا نہیں کر سکیں گے۔ مجھے سخت تعجب ہے کہ گو تحریک جدید کا یہ دور نہایت اہم تھا۔ اور ایک ایسا دور تھا۔ جس میں نئی زندگی کی بنیاد رکھی جا رہی تھی۔ اور اس مضمون کو میں نے اچھی طرح واضح کر دیا تھا۔ مگر بڑے تعجب کی کوئی حد نہ رہی۔ جب میں نے دیکھا کہ وعدوں پر چار ماہ گزرنے کے باوجود اب تک

صرف سولہ ہزار روپیہ

وصول ہوا ہے۔ جس کے معنے یہ ہیں کہ صرف چار ہزار روپیہ ماہوار آرہا ہے۔ حالانکہ وعدے ایک لاکھ چھبیس ہزار کے ہیں۔ اور ابھی بیرونی ممالک کے وعدے آئے نہیں۔ جنہیں ملا کر امید ہے۔ ایک لاکھ تیس ہزار کے وعدے ہو جائیں گے۔ مگر اس وقت تک وصول صرف سولہ ہزار ہوا ہے حالانکہ سال کا تیسرا حصہ گزر چکا ہے۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ جماعتیں کہتی ہیں کہ اس وقت خلافت جوبلی فنڈ اور بجٹ پورا کرنے کی طرف متوجہ ہیں۔ مگر جب میں نے بجٹ کے اعداد و شمار منگوا کر دیکھے تو معلوم ہوا کہ ۳۰ مارچ کو ختم ہونے والے ہفتہ میں ۴۳ ہزار کی آمد ہوئی ہے۔ جس میں گزشتہ سال کی نسبت ساڑھے تین ہزار کی کمی ہے۔ اور جوبلی فنڈ میں گزشتہ ماہ میں صرف پانچ ہزار کی آمد ہوئی ہے۔ اور اس میں سے اگر وہ تین ہزار نکال دیئے جائیں۔ جو چندہ میں سے کم ہیں تو گویا جوبلی فنڈ کی وصول دو ہزار کی رہ جاتی ہے۔ اور اسے اگر تحریک جدید کی آمد میں کمی کے مقابلہ پر رکھا جائے تو اس کے یہی معنے ہوں گے۔ کہ جماعت نے آٹھ دس ہزار روپیہ کم دیا ہے اور کہہ یہ دیا۔ کہ ہم وصول کر رہے ہیں۔ اور کام میں لگے ہوئے ہیں۔ لیکن کام یہ کیا ہے۔ کہ ایک مد میں کمی کر کے دوسری میں دے دیا۔ یہ تو ایسی ہی بات ہے۔ کہ کوئی شخص ایک جیب سے نکال کر دوسری میں ڈال دے۔

میں نے آج سے چار سال پہلے بھی یہ بتایا تھا کہ

عورتوں اور بچوں کی مدد

کے بغیر یہ قربانی نہیں کی جاسکتی جب تک وہ کفایت شعاری اور سادہ زندگی کا وعدہ نہ کریں کبھی کامیابی نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے انگلی میں سے روپیہ نکالنے کا تو کوئی گر نہیں بنایا۔ آٹھ آنے میں سے آٹھ آنہ خرچ کرنے بھی کوئی شخص اگر یہ چاہے کہ دو آنہ کسی اور کو بھی دیدے تو وہ کبھی کامیاب نہیں ہوسکتا۔ کسی کو دو آنے دینے والا جب تک اپنے خرچ میں کمی کر کے اسے چھ آنہ پر نہیں لے آتا۔ اپنے وعدہ کو پورا نہیں کر سکتا اور آٹھ آنہ میں سے آٹھ آنہ ہی خرچ کرنے کے بعد بھی جو کسی کو دو آنہ دینے کا وعدہ کرتا ہے۔ وہ جھوٹا اور فریبی ہے مخلص نہیں۔ وہ خدا تعالیٰ کو بھی اور سلسلہ کو بھی دھوکہ دیتا ہے پس قربانی کے لئے یہ امر اشد ضروری ہے کہ عورتوں اور بچوں کو اپنا ہم خیال بنایا جائے۔ میں نے اس امر کی طرف کئی بار توجہ دلائی ہے۔ مگر افسوس کہ اس طرف توجہ نہیں کی گئی۔ بلکہ ان کو یہ تحریک پہونچائی ہی نہیں گئی۔ حتیٰ کہ اس سال ایک اچھی بڑی اور مخلص جماعت کی عورتوں نے حلفیہ بیان کیا کہ پچھلے سالوں میں ہمارے مردوں نے ہمیں بتایا ہی نہیں۔ کہ ایسی تحریک جاری ہے۔ یہ اچھی بڑی جماعت ہے اور سو ڈیڑھ سو افراد پر مشتمل ہے۔ مگر اس کی عورتوں نے حلفاً بیان کیا ہے

کہ انہیں اس تحریک سے آگاہ ہی نہیں کیا گیا۔ تو جو لوگ ایسے سست ہوں۔ وہ کس طرح کامیاب ہو سکتے ہیں۔ کامیابی اسی صورت میں ہو سکتی ہے۔ کہ عزیزیں اور بچے ہمارے ہم خیال ہوں۔ جب تک ہمیں پیچھے کھینچنے والی کوئی چیز ہے ہم آگے کس طرح جا سکتے ہیں۔ ہم جب آگے قدم اٹھائیں گے۔ ہمارے بیوی بچے پیچھے سے کھینچیں گے۔ کہ ادھر آؤ۔ مگر افسوس ہے کہ میری اس تجویز پر عمل نہیں کیا گیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ بہت سے دوست ایسی گھبراہٹ میں ہیں۔ کہ جس کی کوئی حد نہیں۔ اگر وہ وعدے کریں تو مشکل ہے۔ اور نہ کریں تو مشکل ہے۔ حالانکہ یہ سب باتیں میں نے شروع میں ہی بتا دی تھیں۔ اور اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے بتائی تھیں۔ کہ آئندہ

ہمارے لئے قربانیوں کا وقت

آنے والا ہے۔ اور اسی لئے میں نے امانت کی بھی تحریک کی تھی۔ اور جن لوگوں نے اس پر عمل کیا۔ وہ اپنے وعدے اچھی طرح پورے کر سکے ہیں میں جانتا ہوں کہ ایک غریب دوست نے جن کی آمد بارہ چودہ روپیہ ماہوار سے زیادہ نہیں سو روپیہ چندہ دے دیا۔ اور یہ اسطرح کہ وہ ہر ماہ تین روپیہ امانت فنڈ میں جمع کراتے گئے۔ اور اس طرح چار سال میں سو سے اوپر روپیہ جمع کر لیا۔ اور اب بھی کئی لوگ جو

امانت فنڈ میں روپیہ

جمع کراتے رہے چندے آسانی سے ادا کرنے کے قابل ہو گئے ہیں۔ جبکہ ان سے کئی گنا زیادہ تنخواہیں پانے اور آمد رکھنے والے ابھی ادھر ادھر دیکھ رہے ہیں۔ کئی دوستوں نے مجھے لکھا ہے۔ کہ ہم دس دس اور پندرہ پندرہ سال سے مکان بنانا چاہتے تھے مگر نہ بنا سکے تھے۔ لیکن اب اس تحریک کے ذریعہ مکان بنانے کے قابل ہو گئے ہیں۔ تو چندوں کی ادائیگی میں آسانیوں کے علاوہ اس کے اور بھی فوائد تھے۔ لیکن دوستوں نے اس کی طرف پوری توجہ نہیں کی۔ اور خیال کر لیا۔ کہ وقت پر کچھ نہ کچھ انتظام ہو ہی جائے گا۔ اور خدا تعالٰے کوئی نہ کوئی صورت پیدا کر دے گا۔ لیکن یاد رکھنا چاہیئے کہ اللہ تعالٰے بھی انہی کی مدد کرتا ہے جو خود اپنی مدد کرتے ہیں۔ جو تعطل کرتا ہے خدا تعالٰے اس کی مدد کبھی نہیں کرتا۔ پس میں جماعت کو پھر توجہ دلاتا ہوں کہ غلط وعدے نہ کیا کریں۔ اور دوسرے آج کا کام کل پر کبھی نہ چھوڑا کریں۔ یہ

نہایت ہی خطرناک بات

ہے۔ بعض لوگ خیال کر لیتے ہیں۔ کہ کل کر دیں گے۔ مگر وہ کل کبھی نہیں آتا۔ اور چندہ ادا ہی نہیں ہوتا۔ ابھی پچھلے سال کے وعدوں میں بارہ ہزار کے قریب قابل ادا ہیں۔ حالانکہ مارچ ختم ہو چکا ہے اور اپریل شروع ہے۔ اور یہ بقایا معافیوں کو نکال کر ہے۔ نیز ان وعدوں کو نکال کر جن کے کرنے والے فوت ہو چکے ہیں۔ ورنہ یہ رقم بہت بڑھ جاتی ہے۔ جس رفتار سے اب گذشتہ سال کے وعدے پورے ہو رہے ہیں اس سے تو دو تین سال میں بھی یہ بقایا پورا ہونا مشکل ہے۔ آجکل گذشتہ بقایا کی آمد دس پندرہ روپیہ روزانہ کی ہے اور کسی دن کچھ بھی نہیں ہوتی۔ اس حساب سے یہ وعدے دو تین سال میں بھی پورے ہونے مشکل ہیں۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ آخر ہیں ادا کر دیں گے۔ حالانکہ بقایا ہمیشہ ان لوگوں کے ذمہ ہی رہتا ہے جو یہ سمجھتے ہیں کہ

آخر ہیں دیدیں گے

میں نے یہ واقعہ پہلے بھی کئی دفعہ سنایا ہے۔ کہ ایک موقعہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنگ پر جانیکا اعلان فرمایا۔ تو ایک صحابی نے جو مالدار تھے خیال کیا کہ میں مالدار ہوں تیاری جب چاہوں گا کر لوں گا۔ آخر کوچ کا دن آ گیا۔ اور انہوں نے دیکھا۔ کہ سامان تیار نہیں۔ تو پھر دل کو تسلی دے لی کہ میں کل تیاری کر کے جا ملوں گا۔ مگر دوسرے دن اور مشکل پیش آ گئی۔ اور بات تیسرے دن پر جا پڑی۔ تیسرے دن تیار ہوا۔ تو ادھر سے آنیوالے قافلوں سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کئی کئی منزلوں کا کوچ کرتے ہوئے دور نکل گئے ہیں۔ اور اب آپ سے ملنا ناممکن ہے اور وہ سفر سے رہ گئے۔ اور اس وجہ سے وہ اس سزا کے مستحق ہوئے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں غیر معمولی تھی۔ یعنی ان کا مقاطعہ ہوا۔ حتّٰے کہ ان کی بیوی کو بھی ان سے کلام کرنے کی ممانعت کر دی گئی۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے۔ تو جواب طلبی کے لئے ان کو بلایا۔ وہ کہتے ہیں کہ پہلے میرے نفس نے مجھے دھوکا دینا چاہا۔ اور میں نے خیال کیا۔ کہ کوئی بہانہ بنا دوں۔ مگر جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا۔ تو ان لوگوں سے جو پہلے سے وہاں موجود تھے دریافت کیا کہ مجھ سے پہلے کن کن لوگوں کی جواب طلبی ہو چکی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ فلاں فلاں کی۔ انہوں نے پوچھا کہ پھر ان سے کیا سلوک ہوا ہے انہوں نے بتایا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے دو کو تو ٹھہرا لیا اور فرمایا تھا کہ تمہارا فیصلہ بعد میں ہوگا۔ اور باقیوں کیلئے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی ہے کہ اللہ تعالٰے تمہیں معاف کرے۔ وہ صحابی کہتے ہیں۔ کہ جن کو ٹھہرایا گیا تھا وہ مومن تھے اور جن سے فرمایا کہ جاؤ اللہ تعالٰے تمہیں معاف کرے وہ منافق تھے۔ اسپر میں نے کہا کہ خواہ کوئی سزا ملے میں اپنے آپکو منافقوں میں شامل نہیں کروں گا۔ اس لئے میں نے جا کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور اقرار کر لیا کہ میرا قصور ہے۔ اور مجھ سے سستی ہوئی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے بھی فرمایا کہ ٹھہرو تمہارا فیصلہ بعد میں کیا جائیگا۔ پھر آپ نے مسلمانوں کو جمع کیا۔ اور فرمایا کہ کوئی شخص ان سے کلام نہ کرے پھر کچھ دنوں کے بعد اس حکم کو اور بھی سخت کر دیا۔ اور فرمایا کہ ان کی بیویاں بھی ان سے کلام نہ کریں۔ اور ظاہر ہے کہ ایک ایسے شہر میں جہاں مسلمان ہی مسلمان بستے تھے یہ سزا کتنی بڑی سزا تھی۔ مدینہ میں یہودی بھی تھے مگر ان کی بستیاں مدینہ سے کچھ فاصلہ پر الگ تھیں یہ صحابی بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے ایک رشتہ دار کے پاس گیا۔ جو میرا چچیرا بھائی تھا۔ اور ہماری باہمی محبت بہت زیادہ تھی حتّٰے کہ کھانا بھی اکٹھا ہی کھایا کرتے تھے۔ میں ان کے پاس گیا۔ وہ باغ میں کام کر رہے تھے۔ میں وہاں گیا۔ اور جا کر کہا کہ مجھے جو سزا ملی ہے۔ وہ تو ملی ہی ہے مگر تم یہ تو جانتے ہی ہو۔ کہ میں منافق نہیں ہوں۔ اور جو کچھ ہوا ہے غلطی سے ہوا ہے۔ لیکن بجائے اس کے کہ وہ مجھے کوئی جواب دیتا۔ اس نے آسمان کی طرف منہ اٹھا کر کہا۔ کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے۔ یہ دیکھ کر مجھ پر ایک جنون کی سی کیفیت طاری ہو گئی۔ اور میں

وہاں سے چلا آیا۔ دروازہ کی طرف جانے کا بھی خیال نہ رہا۔ اور دیوار سے کود کر ہی باہر آگیا۔ اور شہر کی طرف آیا۔ ابھی شہر میں داخل ہو رہا تھا۔ کہ ایک شخص نے کسی اجنبی کو میری طرف اشارہ کر کے بتایا۔ وہ اجنبی میرے پاس آیا۔ اور مجھے ایک خط دیا۔ میں نے کھولا۔ تو وہ غسان قبیلہ کے بادشاہ کا تھا۔ اور اس میں لکھا تھا۔ کہ تم اپنی قوم کے بڑے معزز آدمی ہو۔ اور میں نے سنا ہے کہ تمہارے سردار (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) نے تمہارے ساتھ بُرا سلوک کیا ہے اور بے عزتی کی ہے۔ دراصل وہ شریفوں سے سلوک کرنا جانتے ہی نہیں۔ تم میرے پاس آجاؤ۔ اور یہاں تمہاری شان کے مطابق تم سے سلوک کیا جائیگا۔ میں نے اپنے نفس سے کہا۔ کہ یہ

شیطان کی طرف سے آخری امتحان

ہے۔ پاس ایک تنور جل رہا تھا۔ میں نے وہ خط اس میں ڈال دیا۔ اور اس سے کہا کہ جا کر اپنے آقا سے کہہ دینا۔ کہ تمہارے خط کا یہ جواب ہے۔ ان کی شاید یہی ادا اللہ تعالیٰ کو پسند آگئی رات کو سوتے سویرے اٹھے۔ نماز پڑھنے گئے۔ اور پڑھ کر واپس آگئے ان سے کوئی بولتا تو تھا نہیں۔ اس لئے نماز کے بعد مسجد میں بیٹھنے کی کوئی وجہ نہ تھی۔ رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو الہام ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ان تینوں کی سزا معاف کردی۔ فجر کی نماز کے بعد آپ بیٹھ گئے۔ اور ان تین سزا یافتوں کے متعلق دریافت فرمایا۔ کہ کیا وہ موجود ہیں صحابہ نے عرض کیا۔ کہ فلاں ہے اور فلاں نہیں۔ آپ نے فرمایا۔ کہ رات مجھے اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے۔ کہ ان تینوں کو اس نے معاف کردیا۔ یہ سنتے ہی ایک شخص گھوڑے پر سوار ہو کر ان کی طرف دوڑ پڑا۔ کہ خوشخبری سنائے مگر ایک اور زیادہ ہشیار نکلا۔ پاس ہی ایک ٹیلہ تھا۔ اس نے اس پر چڑھ کر زور سے آواز دی۔ کہ مالک تم کو اللہ تعالیٰ نے معاف کر دیا۔ ان کی غلطی منافقت کی وجہ سے نہ تھی اسلئے تو یہی الہی کی کہ کہا مجھ سے یہ غلطی مال کی زیادتی کی وجہ سے ہوئی تھی اس لئے اللہ تعالیٰ مجھے معاف کیسے گا۔ میں اپنا سارا مال اس کی راہ میں دیدوں گا۔ اور اس دیانت کے ساتھ اس وعدہ کو نبھایا۔ کہ جب معافی کی آواز آئی۔ تو آپ نے کہا کہ میں یہ خوشخبری سنانے والے کو کپڑوں کا ایک جوڑا تحفہ کے طور پر دونگا جیسا کہ ہمارے ملک میں کہتے ہیں۔ کہ منہ میٹھا کرادونگا۔ مگر بعد میں خیال آیا۔ کہ میں نے تو سارا مال خدا تعالیٰ کی راہ میں صدقہ کرنے کا وعدہ کیا ہوا ہے۔ اس لئے کپڑوں کا جوڑا کسی دوست سے قرض لے کر دیا۔ اور کہا۔ کہ میں دوبارہ کما کر یہ قرض ادا کر دونگا۔ لیکن اپنے سابق مال میں سے نہ دیا۔ کیونکہ وہ

سب کا سب خدا تعالیٰ کی راہ میں

دے چکے تھے۔ تو ان کو یہ سزا محض اس لئے برداشت کرنی پڑی۔ کہ انہوں نے خیال کر لیا۔ کہ میں کل چلا جاؤں گا۔ اگر وہ پہلے ہی دن چلے جاتے۔ تو یہ دن نہ دیکھنا پڑتا۔ بلکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاء اور ثواب حاصل کر سکتے۔ تو بہت سے لوگ اس لئے محروم رہ جاتے ہیں کہ وہ خیال کر لیتے ہیں۔ کہ کل کر لیں گے۔ حالانکہ کون کہہ سکتا ہے کہ کل موقعہ ملے یا نہ ملے۔ اس لئے جب بھی موقعہ ملے۔ فوراً اس سے فائدہ اٹھانا چاہئیے۔ پس میں دوستوں کو پھر توجہ دلاتا ہوں۔ کہ

وعدے سوچ کر کیا کریں

اور جب وعدہ کیا کریں تو اس کے پورا کرنے میں دیر نہ کیا کریں۔ نماز کے بعد اب وہ شوریٰ میں بیٹھیں گے۔ پھر بجٹ پیش ہوگا۔ اور پھر کئی کہیں گے۔ کہ یہ کیا مشکل ہے۔ مگر اس کے بعد وہ چپ چاپ گھروں کو چلے جائیں گے۔ اور اس کے پورا کرنے کے لئے کوئی حقیقی جدوجہد نہ کریں گے۔

اس کے علاوہ

تحریک جدید کے متعلق

بھی میں پھر توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ کہ اس سے سلسلہ کی ترقی اور اشاعت کی ایک عظیم الشان بنیاد رکھی جارہی ہے۔ اور جو اس میں حصہ لیں گے۔ وہ ہمیشہ کے لئے عظیم الشان ثواب کے مستحق ہونگے۔ اس لئے اس کے وعدوں کو بھی پورا کریں۔ لیکن یہ یاد رکھیں۔ کہ جب تک عورتوں اور بچوں کو ساتھ نہ ملایا جائے گا۔ قربانی مشکل ہے۔ اس لئے ضرورت ہے کہ ان کو بھی واقف کیا جائے۔ تا وہ تمہارا ہاتھ بٹا سکیں۔ اور ہر فرد کو یہ کوشش کرنی چاہئیے۔ کہ جلد از جلد وعدہ پورا ہو۔ ایسا نہ ہو۔ کہ کل پر ڈال دیا جائے۔ اور اس طرح یہ کبھی بھی پورا نہ ہوسکے نیت اور ارادہ کی ضرورت ہے۔ اگر یہ ہو۔ تو پھر شوریٰ بھی بابرکت ہوسکتی ہے۔ اور تحریک جدید بھی مفید نتائج کا باعث بن سکتی ہے۔

مومن کی نیت

خدا تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کا موجب ہوتی ہے۔ پس دل میں پختہ ارادہ کر لو کہ اللہ تعالیٰ مومن کے ارادوں کے پورا ہونے کے سامان خود بخود کر دیتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں ایک دفعہ ایک مقدمہ پیش ہوا۔ ایک عورت سے دوسری کا دانت ٹوٹ گیا تھا۔ جس سے دانت ٹوٹا وہ ایک مخلص اور قربانی کرنے والی عورت تھی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی سفارش کی۔ اور دوسرے شخص سے جو اپنی پھوپھی کی طرف سے پیروی کر رہا تھا۔ فرمایا۔ کہ اسے معاف کردو۔ مگر اس نے کہا کہ یا رسول اللہ ہماری پھوپھی کا دانت توڑا گیا ہے۔ ہم صبر نہیں کرسکتے۔ جب تک توڑنے والی کا دانت نہ توڑا جائے۔ ہاں اگر آپ حکم دیں۔ تو علیحدہ بات ہے۔ ہم مان لینگے مگر آپ نے فرمایا کہ نہیں میں حکم نہیں دیتا یہ بات سن کر دوسری عورت کا بھتیجا جو اس کی طرف سے پیروی کر رہا تھا جوش میں آگیا۔ اور کہنے لگا۔ خدا کی قسم میری پھوپھی کا دانت نہیں توڑا جائے گا۔ اس کے منہ سے یہ الفاظ ایسے جوش۔ یقین اور توکل کے ساتھ نکلے کہ دوسرے فریق کے دل میں گھر کر گئے۔ وہ کانپ گئے اور کہا یا رسول اللہ ہم معاف کرتے ہیں۔ یہ الفاظ کہنے والا غریب آدمی تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ کئی لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ کہ ان کے بال بکھرے ہوئے ہوتے ہیں۔ کپڑے پھٹے ہوتے ہیں جسم گرد آلود ہوتا ہے۔ مگر جب وہ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کوئی بات کہہ دیں۔ تو خدا تعالیٰ اسے ضرور پورا کر دیتا ہے۔ تو دیکھو یہ کتنا بڑا تصرف ہے۔ کہ جو بات وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سفارش سے ماننے پر آمادہ نہ ہوئے وہ اس کے منہ سے یہ الفاظ نکلنے پر کہ خدا کی قسم میری پھوپھی کا دانت نہیں توڑا جائے گا مان گئے۔ نہ معلوم یہ الفاظ کس توکل اور اللہ تعالیٰ سے تعلق کی بنا پر اور یقین کے ساتھ کہے گئے ہونگے۔ کہ

اللہ تعالیٰ کی غیرت

بھی جوش میں آگئی۔ اور اس نے کہا۔ کہ جب میرے بندے نے میری قسم کھا کر کہا ہے کہ میری پھوپھی کا دانت نہیں توڑا جائیگا تو میں بھی یہی کہتا ہوں۔ کہ نہیں توڑا جائیگا اور جب خدا تعالیٰ کوئی بات کہے۔ تو کس کی طاقت ہے کہ انکار کرے۔ اس لئے دوسرے فریق نے بھی کہہ دیا۔ کہ میں نے معاف کیا۔ تو مومن کی نیت بہت بڑی چیز ہے۔ پس اگر تم مومن ہو۔ تو ایک پختہ عزم اور ارادہ اپنے اندر پیدا کرو پھر دیکھو گے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسا فضل نازل ہوگا۔ کہ تمام مشکلات خود بخود

دور ہو جائیں گی۔ تمہارے ارادوں کو پورا کرنے کے لئے یا تو وہ نئے سامان پیدا کر دے گا۔ یا پھر تمہارے حوصلے بڑھا دیگا اور تمہارا مقصد دونو طرح حل ہو جائے گا ایک بھوکے شخص کی تکلیف دور کرنے کے دو ہی علاج ہو سکتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ اس کی بھوک اڑا دی جائے۔ اور دوسرے یہ کہ اسے کھانا دے دیا جائے مجھے یاد ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کا آخری سال

تھا۔ یا آپ کے بعد خلافت اولے کا کوئی رمضان تھا۔ بہرحال موسم کی گرمی کے سبب یا اس لئے کہ میں سحری کے وقت پانی نہ پی سکا تھا۔ مجھے ایک روزہ میں شدید پیاس محسوس ہوئی تھی۔ کہ مجھے خوف ہوا کہ میں بے ہوش ہو جاؤنگا اور دن غروب ہونے میں ابھی ایک گھنٹہ باقی تھا۔ میں نڈھال ہو کر ایک چارپائی پر گر پڑا۔ اور میں نے کشف میں دیکھا۔ کہ کسی نے میرے منہ میں پان ڈالا ہے۔ میں نے اسے چوسا۔ تو سب پیاس جاتی رہی۔ چنانچہ جب وہ حالت جاتی رہی تو میں نے دیکھا کہ پیاس کا نام و نشان بھی نہ باقی رہا تھا۔ تو اللہ تعالے نے اس طریق سے میری پیاس بجھا دی اور جب پیاس بجھ جائے۔ تو پانی پینے کی کوئی ضرورت نہیں رہتی۔ غرض تو یہ ہوتی ہے۔ کہ ضرورت پوری کر دی جائے خواہ مناسب سامان مہیا کر کے ہو۔ خواہ اس سے استغنا کی حالت پیدا کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک شخص نے لکھا۔ کہ دعا کریں۔ فلاں عورت کے ساتھ میرا نکاح ہو جائے۔ آپ نے فرمایا کہ ہم دعا کریں گے۔ مگر نکاح کی کوئی شرط نہیں۔ خواہ نکاح ہو جائے۔ خواہ اس سے نفرت پیدا ہو جائے۔ آپ نے دعا فرمائی۔ اور چند روز بعد اس نے لکھا کہ میرے دل میں اس سے نفرت پیدا ہو گئی ہے۔ اسی طرح مجھے بھی ایک شخص نے ایسا لکھا تھا۔ اور میں نے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سنت میں اسے یہی جواب دیا۔ اور اس نے مجھے بعد میں اطلاع دی۔ کہ اس کے دل سے اس کا خیال جاتا رہا۔ پس اللہ تعالے دونو صورتوں میں مدد کر دیتا ہے پس اپنے اندر

ایک پختہ عزم پیدا کر لو

اور جھوٹے دعووں سے بچو۔ کہ یہ یا تو روحانی بڑھاپے اور یا پھر بچپن کی علامت ہوتے ہیں۔ روحانی جوانی کے وقت انسان کے اندر انکسار فروتنی۔ توکل اور معرفت پیدا ہوتی ہے۔ اور وہ کبھی منہ سے ایسی بات نہیں نکالتا۔ جسے پورا کرنے کا اس کے دل میں عزم نہ ہو۔ اور جب وہ کوئی بات کر دیتا ہے۔ تو ایسی پختہ کرتا ہے۔ کہ چاہے ہمالیہ پہاڑ اڑ جائے۔ مگر اس کی بات نہیں بدلتی ؂

جماعت کے عہدہ داران کا فرض

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے فرماتے ہیں۔ جماعت کے عہدہ داران کا فرض ہے۔ کہ وہ جمعہ یا اتوار کے دن یا کسی اور موقعہ پر میرا ہر خطبہ لوگوں کو سنا دیا کریں۔ بلکہ جماعتوں کا کام یہی ہونا چاہئیے۔ اور ہر جگہ کی جماعت کا یہ فرض ہونا چاہئیے۔ کہ وہ میرا خطبہ جمعہ تفصیلاً لوگوں کو جمعہ یا اتوار کے دن سنا دیا کریں۔ جس شخص کے سپرد خدا تعالے جماعت کی اصلاح کا کام کرتا ہے۔ اسے طاقت بھی ایسی بخشتا ہے۔ جو دلوں کو صاف کرنے والی ہوتی ہے۔ اور جو اثر اس کے کلام میں ہوتا ہے۔ وہ دوسرے کسی اور کے کلام میں نہیں ہو سکتا"۔

ہر جماعت کے خطیب اور جماعت کے عہدہ داران اور سکرٹری مال تحریک جدید کا فرض ہے کہ وہ حضور کا یہ خطبہ جمعہ خصوصیت سے تمام مردوں۔ عورتوں اور بچوں کو جمع کر کے سنا دیں۔ تا احباب کو تحریک جدید کے اپنے وعدوں کے پورا کرنے کی طرف فوری توجہ ہو۔ اور وہ اس کے لئے ماحول پیدا کرتے ہوئے اپنا عہد ایفا کریں۔ نوٹ :۔ احباب چندہ تحریک جدید ارسال کرتے وقت اسم وار تفصیل کے علاوہ یہ بھی تصریح کریں کہ یہ چندہ کس کس سال کا ہے۔ فنانشل سکرٹری تحریک جدید

اہم ملکی حالات اور واقعات

ہندو عورتوں کے حقوق کا بل مرکزی اسمبلی میں

۱۲ اپریل سنٹرل اسمبلی دہلی میں سوالات کے بعد مسٹر ہیج کے ریزولیوشن پر کہ موجودہ قوانین کے ماتحت عورتوں کی پوزیشن۔ ان کے حقوق وغیرہ پر غور کرنے کے لئے ایک کمیٹی بنائی جائے۔ کاروائی شروع ہوئی۔ ڈاکٹر دیش مکھ نے ترمیم پیش کی۔ کہ اس کمیٹی میں چیئرمین کے علاوہ چھ ممبر ہوں جن میں چار غیر سرکاری ہوں۔ جن میں سے ایک عورت بھی ہو۔ یہ کمیٹی اس بارے میں تحقیقات اور رپورٹ کرے کہ رہائش اور گذارہ کے حق کے متعلق ہندو عورتوں کی حالت کو بہتر بنانے کے لئے کونسی اصلاح کی ضرورت ہے۔ اور اس اصلاح کو عملی جامہ پہنانے کے لئے کس قسم کے قوانین بنائے جائیں۔ ڈاکٹر دیش مکھ نے مزید کہا کہ کمیٹی کے ممبر صرف ہاؤس سے ہی نہ لئے جائیں۔ بلکہ ہاؤس کے باہر بھی بہت سے ایسے قابل اشخاص ہیں۔ جو اس کمیٹی کے لئے زیادہ موزوں ثابت ہو سکتے ہیں۔

سید مرتضیٰ صاحب نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ مسلمانوں کو ہندو عورتوں سے پوری ہمدردی ہے اور ہم محسوس کرتے ہیں۔ کہ ہندو عورتوں کے حقوق پامال کئے جاتے ہیں۔ اس لئے جہاں تک ہندو عورتوں کو قانونی حقوق دینے کا تعلق ہے۔ مسلمان ممبر تعاون کریں گے لیکن اگر مسلمان عورتوں کی پوزیشن کے متعلق کوئی تحقیقات کی گئی تو مسلمان تعاون نہیں کریں گے۔ کیونکہ مسلمان عورتوں کی پوزیشن کے متعلق قرآن مجید میں سب کچھ بیان کر دیا گیا ہے۔ سر این این سرکار لا ممبر نے ترمیم کو منظور کرتے ہوئے بیان کیا کہ موجودہ قوانین کے ماتحت بیوی کے گذارہ کی ذمہ داری خاوند پر ہے۔ مشترکہ خاندان کے ہیڈ کو فیملی کے ممبروں اور ان کی بیویوں کو گذارہ دینا چاہئیے۔ بیوہ لڑکی کے گذارہ کے لئے باپ کو خرچ کرنا چاہئیے۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ اگر کوئی شخص پہلی بیوی کی موجودگی میں دوسری شادی کرے۔ تو اس کی پہلی بیوی کے گذارے اور رہائش کا کیا انتظام ہو۔ یہ محسوس کیا جاتا ہے کہ مجسٹریٹوں کو زیادہ اختیار رہنے چاہئیں۔ تاکہ وہ مظلوم ہندو عورتوں کی امداد کر سکیں۔ مسٹر جوشی نے کانگرس اور گورنمنٹ میں اس ریزولیوشن کے متعلق سمجھوتہ پر اظہار ناپسندیدگی کرتے ہوئے کہا کہ صرف ہندو عورتوں کی پوزیشن کے متعلق تحقیقات نہیں ہونی چاہئیے۔ بلکہ دوسری قوموں کی عورتوں کی تکالیف بھی معلوم کرنی چاہئیں۔ سوشل ریفارم نہایت آہستہ آہستہ ہو رہی ہے۔ اگر تحقیقاتی کمیٹیاں مقرر کی جاتی رہیں۔ تو کئی سال لگ جائیں گے۔ گورنمنٹ کو خود بل پیش کرنا چاہئیے۔ مسٹر لال چند نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ اس بل کا یہ نتیجہ ہوگا۔ کہ اوم منڈلی مکمل ہو جائے گی۔ لیکن جو ترمیم ڈاکٹر دیش مکھ نے پیش کی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اوم منڈلی ختم ہو جائے گی۔ اس لئے میں ترمیم شدہ ریزولیوشن کی حمایت کرتا ہوں

آنریبل چودہری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے فرمایا۔ کہ اگر ریزولیوشن اپنی اصلی شکل میں رہتا تو گورنمنٹ اسے منظور نہ کرتی۔ دیگر امور کے علاوہ ایک وجہ یہ بھی تھی۔ کہ ہاؤس کے مسلمان ممبر اور بحیثیت مجموعی مسلم قوم اس کی مخالف تھی۔ مسلمان یہ پسند نہیں کرتے۔ کہ کوئی ایسی کمیٹی مقرر کی جائے جو ریزولیوشن میں مندرجہ پابندیوں کی تحقیقات ان کے متعلق کرے۔ ریزولیوشن میں جن امور کا ذکر کیا گیا ہے۔ وہ مسلمانوں کے اس قانون کا حصہ ہیں۔ جو قرآن مجید پر مبنی ہے مسٹر ستیہ مورتی نے مداخلت کرتے ہوئے کہا۔ کہ ایک سرکاری ممبر کیوں مسلمانوں کی ترجمانی کر رہے ہیں۔ اس بارے میں گورنمنٹ کا نقطہ نگاہ واضح کیا جائے۔ آنریبل چودہری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے جواب دیتے ہوئے فرمایا حکومت ایسے معاملات میں یہ خیال رکھتی ہے۔ کہ آیا ایک قوم کے نمائندوں کی اکثریت کسی خاص تجویز کی مخالف ہے یا حامی ہے۔ مسٹر ستیامورتی نے کہا کہ گورنمنٹ کا ایک ممبر کیوں مسلمانوں کے نقطہ نگاہ کی وضاحت کرنے کی تکلیف اٹھا رہا ہے۔ مسلمان ممبر بخوبی یہ فرض سرانجام دے سکتے ہیں۔ پھر کہا کہ عورتوں کو مردوں کے مقابلہ پر مساوی حقوق حاصل ہونے چاہئیں۔ ان کی سرپرستی کرنے کی سپرٹ قابل مذمت ہے۔ پرانے دھرم شاستروں اور رواجات پر اڑے رہنے سے کوئی فائدہ نہیں۔ ہندو سماج کی بنیادوں سے ہی از سر نو تنظیم کرنے کی ضرورت ہے۔ مجلسی اصلاح کے سلسلہ میں انتہائی درجہ کا انتہا پسند ہوں۔ حتےٰ کہ میں اس بات کے لئے بھی تیار ہوں۔ کہ ویدوں کو دوبارہ تحریر کیا جائے۔ سر ضیاء الدین صاحب نے کہا کہ آنریبل چودہری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے مسلمانوں کا نقطہ نگاہ واضح کر کے اپنا فرض ادا کیا ہے مسلمان کسی غیر اسلامی چیز کو قبول کرنے کو تیار نہیں۔ وہ شریعت میں کوئی تبدیلی نہیں کرنا چاہتے ؂